عورت
www.KitaboSunnat.com
چراغِ خانہ
یا
شمعِ محفل
مولانا
محمد اسلم زاہد
فیض اللہ اکیڈمی

عورت
چراغ خانہ
یا
شمع محفل
مؤلف
مولانا محمد اسلم زاہد
فیض اللہ اکیڈمی
الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 7120207
www.KitaboSunnat.com

نام کتاب .... عورت چراغ خانہ یا شمع محفل

مؤلف .... مولانا محمد اسلم زاہد

.... محمد اشرف

مکتبہ .... فیض اللہ اکیڈمی لاہور

بار دوم .... جون 2007ء

مطبع .... عرفان افضل پرنٹرز لاہور

قیمت .... -/45 روپے

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مُرتّب

اللہ جو چاہتے ہیں' وہی ہو کے رہتا ہے..... اس کے ارادوں میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے..... وہ بے نیاز ہے..... عجیب بات ہے' سب سے پہلے جس کتاب کو لکھنے کی ہمت کی تھی' اسے اپنی پچیسویں تالیف کے طور پر ناشرین کو پیش کر رہا ہوں کہ اسے زیورِ طباعت سے آراستہ کریں..... اتنی دیر کیوں ہوگئی؟ اپنے دیرینہ قارئین کو اتنا انتظار کیوں کروایا؟ اس کے جواب میں وہی کہوں گا' جو حضرت علیؓ نے فرمایا تھا:

((عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ))

''میں نے اپنے رب کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا ہے۔''

پھر دوسرا سوال برقرار ہے کہ چار سو صفحات پر مشتمل کتاب کا وعدہ تھا اور یہ کیا سامنے رکھ دیا ہے' اس سوال کا جواب اس مختصر رسالے کا ہر ہر صفحہ اور سطر دے گی...... قارئین کو صاف معلوم ہوگا کہ دریا کوزے میں بند ہے' سینکڑوں صفحات کا نچوڑ ہے۔

مذکورہ الصدر تلخیص کے ان صفحات کو جب سمیٹا ہے' تو ان سارے مضامین کو سات ابواب پر تقسیم کیا جا سکتا ہے..... تفصیل کچھ یوں ہے:

باب : ۱ — قرآنی آیات کی روشنی میں پردے کی فرضیت

باب : ۲ — احادیث رسول اللہ ﷺ اور پردہ

باب : ۳ — پردہ حقائق و واقعات کی روشنی میں

باب : ۴ — جب ایمان کی بہار آئی

باب : ۵ — پردہ کن سے ہے اور کیوں ہے؟

باب : ۶ — شیطانی وساوس اور ان کے جوابات

باب : ۷ — شرعی پردہ بہت آسان ہے

اختصار کے پیش نظر آیات واحادیث باحوالہ لکھی ہیں اور یہ چند آیات واحادیث بہت سے مسائلِ پردہ میں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں اور مسائل پردہ کے باب میں ان آیات و احادیث کے نمبر لکھ کر حوالہ دے دیا گیا ہے اس طرح اس کتاب کے تمام مسائل الحمدللہ مدلل ہیں' یہی خاص بات ہے اس کتاب کی۔

قارئین! حسب سابق آپ کی آراء' تجاویز اور دعاؤں کا انتظار رہے گا۔ اللہ تعالٰی ہماری بہنوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قریبی جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کا بھائی

محمد اسلم زاہد

خادم حدیث: مدرسہ بیت العلوم

مین بازار کھاڑک۔ لاہور

انتساب

مدارس دینیہ کی ان محترم طالبات کے نام...... جنہوں نے دینی تعلیم کے لیے دنیاوی مصروفیات کو خیر باد کہا' قال اللہ قال الرسول ﷺ کو اپنا وظیفہ بنا لیا۔ بے پردگی چھوڑی' پردے کی داعی بن گئیں۔ مسلسل تعلیم' دعوت' اخلاق اور کردار سے اپنے ماحول کو بدلنے کی مکمل کوشش کی ۔ آج فرشتے ان کے قدموں کے نیچے پر بچھاتے ہیں...... اور بڑی لائق قدر ہیں وہ بنات عائشہؓ جنہیں کالج اور ہسپتال کا ماحول متاثر نہیں کرتا اور وہ سیسہ پلائی دیوار کی طرح حیاء' پردہ اور نماز پر قائم ہیں...... اور تعلیم پر بھی...... ایسے ہی ثابت قدم انسانوں کے لیے فرمایا گیا ہے:

﴿وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ (المائدة)

''اور وہ کسی بھی ملامت والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔''

باب : ۱

آیات قرآنی اور پردہ

پردہ ہر بالغ مسلمان عورت پر فرض ہے

آیت نمبر ① ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب: ۵۹)

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی تمام عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے چہروں پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ حکم ان کے لیے موجب شناخت (و امتیاز) ہو گا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان عورتوں خاص طور سے اپنی بیبیوں' بیٹیوں کو (کیونکہ یہ شرف وفضیلت میں سب سے بڑھ کر ہیں) یہ حکم دیں کہ اپنے اوپر چادریں اور برقعوں کو ڈال لیں' تاکہ ان کے اور جاہلی عورتوں اور لونڈیوں کے مابین نمایاں فرق ظاہر ہو جائے۔ (یعنی معلوم ہو جائے کہ یہ بد بخت عورت نہیں ہے' بلکہ نیک بخت اور صاحب عزت عورت ہے تو بد بخت اور انسانی بھیڑیے اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں گے۔ گھونگھٹ اس کا نشان رکھ دیا۔ (سبحان اللہ)۔ اس عبارت قرآنی سے ہمیں کئی اسباق ملتے ہیں:

① ہر عورت کو پردے کا حکم ہے۔

② پردہ باعزت عورتوں کا کام ہے۔

③ پردہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔

④ پردے کے ذریعے لٹیروں اور بھیڑیا صفت لوگوں کی شرارتوں سے بچا جا سکتا ہے۔
⑤ ظاہر ہو رہا ہے کہ پردہ نہ کرنے والی بہن حقیقی عزت' رضائے الٰہی اور دنیاوی نقائص سے اپنی حفاظت حاصل نہیں کر سکتی۔

پھر پردہ کتنا ہونا چاہیے علامہ موصوف نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا۔

((اَمَرَ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ فِيْ حَاجَةٍ اَنْ يُّغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُؤُسِهِنَّ بِالْجَلَابِيْبِ وَيُبْدِيْنَ عَيْنًا وَاحِدَةً)) (ابن سعد/ ج ۸' ص ٦١)

''اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ گھر سے کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نکلیں' تو اپنے چہروں کو سروں کی طرف سے چادر ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں''۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جب عورتیں پردہ کریں گی' تو پتہ چل جائے گا کہ شریف عورتیں ہیں' لونڈی اور فاحشہ نہیں ہے۔

❀ (آجکل کی طرح) زمانۂ جاہلیت میں مدینہ میں رات کو اندھیرا چھا جاتا' تو بعض فاسق لوگ مدینہ کی سڑکوں پر نکل آتے اور عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے تھے۔ جب رات ہوتی تو عورتیں قضائے حاجت کے لیے گھروں سے باہر نکلتی تھیں' تو فاسق ان کی تاک میں لگے رہتے تھے' جب وہ دیکھتے کہ عورت چادر میں ملبوس ہے تو کہتے اسے چھوڑ دو' کیونکہ یہ شریف عورت ہے اور جب دیکھتے کہ عورت بے پردہ ہے' اس پر چادر نہیں ہے' تو کہتے کہ لونڈی ہے' پھر اس پر جھپٹ پڑتے تھے۔ اس آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین متفق ہیں کہ اس سے مراد چہرے سمیت سارے جسم کا چھپانا ہے باقی رہا اپنے محارم کے سامنے چہرے اور پیر اور ہتھیلیوں کا کھولنا اس کا بیان سورہ نور میں ہے۔

جلباب کے معنی کیا ہیں؟

اس آیتِ مبارکہ میں ایک لفظ ''جلابیب'' استعمال ہوا ہے جو کہ ''جلباب'' کی جمع ہے۔ ''جلباب'' اس بڑی چادر کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ تمام بدن کو ڈھانپ لے خاص طور

پر چہرے کو ڈھانپ لے۔ (تفسیر کشاف ج ۳ ص ۵۵۹' ابن کثیر ج ۳' ص ۵۱۸) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پردہ کا حکم اللہ کی طرف سے ہے نہ کہ مولویوں کی ایجاد ہے۔

❁ ایک دوسری بات جو کہ اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوئی وہ یہ کہ حق تعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ میں پاکباز اور بدکار عورتوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز پردہ کو بتلایا' کہ جب وہ عورتیں پردہ کریں گی تو یہ ان کی شرافت اور پاکدامنی اور عفت کی نشانی ہے اس وجہ سے کوئی بھی ان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے گا اور نہ ان کو تنگ کرے گا۔ اس کے برعکس جو عورتیں بے پردگی میں نظر آئیں گی' تو لازمی بات ہے۔ ہر ایک کی نظر ان کی طرف اٹھے گی اور یہ عورتیں خود گناہ گار ہونے کے ساتھ' ساتھ دوسروں کو بھی گناہ میں مبتلا کریں گی۔ لباس کے مکمل احکام کے لیے دیکھیے ہماری کتاب (خواتین کے بناؤ سنگھار کے احکام)

دلوں کی پاکیزگی پردے سے ہے

آیت نمبر ۲ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (سورۂ احزاب: ۵۳)

''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہو' مگر (اس صورت میں) یہ کہ تم کو کسی کھانے پر آنے کی دعوت دی جائے نہ کہ انتظار کرتے ہوئے' کھانے کی تیاری کا' جب تم کو بلایا جائے' تو داخل ہو' پھر جب کھا چکو' تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں دل لگا کر نہ بیٹھے رہو''۔

❁ یہ باتیں نبی ﷺ کے لیے باعث اذیت ہیں' وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں او اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتے اور جب تم ان (عورتوں) سے کوئی چیز مانگو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

ان آیاتِ مبارکہ میں پاکیزہ اور صاف صحابہ رضی اللہ عنہم اور صاف دل ازواج النبی اور امت کو حکم دیا گیا ہے دراصل ہر غیر محرم مرد اور عورت کے اختلاط کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات ذہن میں آ سکتی تھی' کہ بسا اوقات انتہائی ضرورت پیش آ جاتی ہے' جس کے تحت عورت کو مرد سے بات کرنا پڑ جاتی ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

اس لیے آگے آیت مبارکہ میں فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی کام پڑ جائے' جیسے: کوئی چیز وغیرہ لینی ہو' تو پھر پردے کے پیچھے سے مانگو!

آیتِ مبارکہ کے آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ فرما کر پردہ کرنے کی حکمت بیان فرما دی کہ پردہ اس لیے ضروری ہے کہ اس طرح تمہارے دل صاف ستھرے' پاکیزہ اور فتنہ سے مامون و محفوظ رہیں گے' معلوم ہوا کہ دلوں کی پاکیزگی' کردار کی ستھرائی' صرف اور صرف پردہ کرنے کے ساتھ مشروط ہے۔

نگاہوں اور زینت کی حفاظت پردے سے ہے

آیت نمبر ۳ سورۂ نور میں ارشاد ربانی ہے:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (الخ) (سورہ نور: ۲۷)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومن عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔ اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔

❁ سورۂ نور کی اس آیتِ مبارکہ میں پردہ کے احکام بالکل واضح اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں مؤمن عورتوں کو اللہ رب العزت نے سب سے پہلے نظروں کو جھکا کر چلنے کا حکم دیا' اور پوری آیت سے معلوم ہوا کہ عورت کا سارا جسم ستر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چہرے کا پردہ ہے کیونکہ نظر ایک ایسی چیز ہے' جس سے انسان اپنے سامنے کی چیز دیکھتا ہے اور پھر اس کے بارے میں دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے فرمایا کہ تم اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور پھر فرمایا کہ:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ تم اپنی زینت کو ظاہر نہ کرو!

اس زینت سے مراد جس کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے' وہ زینت ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال کو مزید نمایاں کرنے کے لیے لباس اور زیورات وغیرہ سے حاصل کرتی ہیں۔ جب صحیح لباس اور زیورات وغیرہ کا اظہار غیر مرد کے سامنے ممنوع ہے تو چہرہ کو چھپانا بدرجہ اولی منع ہے اور پھر نیم عریاں لباس پہن کر غیر محرم مردوں کے سامنے آنا کیسے جائز ہو سکتا ہے' آج کل نہ صرف اس طرح کہ ملبوسات پہننے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جاتا ہے بلکہ حالات ایسے ہو چکے ہیں کہ جو عورت جس قدر باریک لباس پہن کر محفل میں آئے گی وہ اتنی ہی قابل تعریف ہو گی۔ اس میں ہماری آج کل کی نسل کا کوئی قصور نہیں ہے' انہیں جس طرح کے ماحول میں تربیت ملی ہے' اس ماحول میں ان کی آئیڈیل اور قابل تقلید ہستیاں' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بجائے کوئی اور ہی بن چکی ہیں۔ کن مردوں سے چہرہ چھپانا فرض نہیں؟ اس سوال کے جواب کے لیے پڑھئے باب نمبر ۵۔

بے پردگی جہالت ہے

آیت نمبر ④ ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (الاحزاب: ۳۳)

''یعنی ازواج مطہرات! جاہلیت اولیٰ کی بے پردگی اختیار نہ کرو''۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے جاہلانہ بے پردگی کا مطلب بیان کیا ہے کہ عورت گھروں سے نکل کر مردوں کے شانہ بشانہ چلتی تھی' اسی کو تبرّج جاہلیت کہا گیا ہے (اور کیا آج ہم گھر سے نکلتے ہوئے اور سکول جاتے ہوئے یہی کچھ نہیں کر رہے ہیں؟ پھر یہ جاہلیت سکھانے والا نصاب' علم کیسے کہلا سکتا ہے؟)۔

امام مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تبرج یہ ہے کہ عورت اپنے سر پر دوپٹہ تو ڈالے مگر اسے باندھے نہیں' جس سے اس کے گلے کا ہار' بالیاں اور گردن نظر آتی رہے۔ یہ تمام جاہلیت اولیٰ کی نشانیاں ہیں اس جاہلیت اولیٰ کے باوجود ہم اپنے آپ کو بڑے پڑھے لکھے اور ایجوکیٹڈ (Educated) شمار کرتے ہیں۔ ایسی تعلیم کی شریعت میں کہیں بھی اجازت نہیں ہے کہ جس میں اسلام سے پہلے کے دور کی طرف لوگوں کو لے جایا جا رہا ہو۔

میری بہن! اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی ﷺ کو پسند تو یہ ہے کہ عورتیں غیر محرم مردوں سے پردہ کیا کریں، مگر نافرمان لوگ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتے اور پردہ کو ظلم سمجھتے ہوئے اپنی بیٹیوں کو پردہ نہیں کرواتے اور ان کو غنڈوں کی نظروں کا نشانہ بناتے ہیں، یہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کا مقابلہ ہے، ایسے مخالفین ذرا کان کھول کر اللہ تعالیٰ کا اعلان سن لیں، اللہ تعالیٰ تنبیہ کرتے ہوئے ان کو فرماتے ہیں:

پردے کی مخالفت کا انجام

آیت نمبر ۵ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (اَلنّور: ۶۳)

”سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو بواسطۂ رسول اللہ ﷺ پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر دنیا میں کوئی آفت آن پڑے یا آخرت میں ان پر دردناک عذاب ہو جائے“۔

بے پردگی سے شیطان کا مقصد

کالجوں، یونیورسٹیوں میں لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھے تعلیم دلوانے اور حکومت کے مختلف شعبوں میں بغیر پردہ کے عورتوں کو مردوں کے ساتھ کام کروانے اور کبھی ”میراتھن ریس“ کے نام سے بے حیائی کی طرف دعوت دی جارہی ہے، دعویٰ یہ ہے کہ عورتوں اور مردوں کے مابین اختلاط میں کوئی رکاوٹ نہیں، فحاشی کا کوئی خطرہ نہیں، اور اس کے پیچھے ان کا اور شیطان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی بھی ایک ایسی نسل تیار ہو جائے، جو مردہ دل ہو، اس کی غیرت و مردانگی کھوئی ہوئی ہو، اور ان کے اندر سؤروں کے اخلاق اور جانوروں کی طبیعت پائی جانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا﴾ (الفرقان: ۴۴)

”یہ لوگ تو جانوروں جیسے ہیں، بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں“۔

آواز کے فتنے سے بچاؤ

آیت نمبر ۶ ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (الاحزاب: ۳۲)

''تم نرمی سے بات نہ کرو کہ (ایسا کرنے سے) وہ شخص جس کا دل بیمار ہے' لالچ کرنے لگے گا اور تم اچھی بات کہو''۔

آیت نمبر ا کے ضمن میں آپ نے پڑھا ہے کہ پورے جسم کا چھپانا ضروری ہے۔ اس آیت سے پتہ چلا کہ ایک آواز اور عضو کے ظاہر ہونے سے مرض شہوت ہو سکتا ہے ایسے ہی غیر محرم لباس عورت کا بچا ہوا طعام وغیرہ جس سے میلان ہو اس سے بچنا چاہیے۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے تو غیر محرم مردوں سے نرمی سے بات ہرگز نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے وہ شخص جس کا ایمان کمزور ہوتا ہے تمہاری طرف مائل ہو جائے گا۔ اگر کوئی گھر کے دروازے پر آ جائے تو اس سے نزاکت سے بات کرنے کے بجائے' سخت آواز میں بات کرو اور اتنی ہی بات کرو' جس قدر ضرورت ہے۔لیکن آجکل یہ بات اخلاقیات میں سے سمجھی جاتی ہے کہ عورت دروازے پر آئے ہوئے کسی مرد کے ساتھ نہ صرف نرمی اور لطافت سے بات کرے' بلکہ اس کے آنے کا مقصد؟ وہ کہاں سے آیا ہے؟ سب کچھ پوچھتی ہے اور بعض صورتوں میں تو اسے چائے وغیرہ کے لیے بھی روک لیا جاتا ہے۔تو..........

عورت کا حقیقی اخلاق کیا ہے......؟

اگر عورت کو نامحرم مرد کے ساتھ سختی کے ساتھ بات کرنے کا حکم شریعت نے دیا تو یہی اس کے لیے اخلاق ہے اور اس کے برعکس بد اخلاقی ہے' عورت لغت میں کہتے ہی چھپی ہوئی چیز کو ہیں۔ اس لیے یہ اس کا فطری تقاضہ ہے کہ اس کو چھپا کر رکھا جائے۔ عورت اس قدر پاکیزہ اور حفاظت میں رکھی جانے والی مخلوق ہے کہ اس کی آواز کا بھی پردہ ہے' اس لیے علماء کے نزدیک اگر عورت مقتدی ہو اور امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو عورت تالی بجا کر متنبہ کر سکتی ہے' بول کر نہیں۔

باب : ۲

اَحادِیثِ رَسُولُ اللہ ﷺ اور پردہ

ریاکارہ بے پردہ عورتیں' جنت سے دور

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حدیث نمبر ❶ ((صنفان مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قوم مَعَھُم سَیاط کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُونَ بِھَا النَّاس وَنِسَاء کَاسِیَاتٌ عَارِیَات مَائِلَات مُمِیلَاتٌ رُؤسَھُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدخُلنَ الجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیحَھَا وَاِنَّ رِیحَھَا لَیوجَدُ مِن مَّسِیَرةِ کَذَا وَکَذَا)) (اخرجه مسلم المرجع نفسه)

''دو قسم کے ایسے جہنمی' جن کو میں نے ابھی تک دیکھا نہیں ہے' ایک قسم وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح لمبے کوڑے ہوں گے' جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے' دوسری قسم وہ عورتیں ہیں' جو کپڑوں میں ملبوس ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی' ان کے سروں کی چوٹیاں بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہوں گی' وہ جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی' جبکہ جنت کی خوشبو لمبی مسافت اور دوری ہی سے پائی جاتی ہے''۔

خوشبو اور زیور سے فتنہ پردازی پھیلانے والی

حدیث نمبر ❷ ((عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال اِذَا استَعطرت المَرأة فَمَرتْ عَلَی القَومِ لِیَجِدُو رِیْحَھا فَھِیَ کَذَا وَکَذا قَال قَولًا شَدِیدًا)) (سنن ابی داؤد' جلد دوم کتاب الترجل ترمذی/ ج۲ ص ۳۸۵ رقم ۱۱۶۱)

''حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جب کوئی عورت اس مقصد کے لیے خوشبو لگا کر گھر سے نکلے کہ لوگ اس خوشبو کو محسوس کریں تو وہ عورت ایسی ویسی ہے' یہ آپ ﷺ کے الفاظ کنایہ ہیں اس بات کی طرف کہ وہ عورت زانیہ ہے"۔

غور کیجئے کہ حدیثِ مبارکہ میں صرف خوشبو لگا کر نکلنے والی عورت کیلئے' اتنے سخت الفاظ فرمائے گئے اور خوشبو لگا کر نکلنے سے منع فرمایا گیا' تو پھر ننگے سر اور نیم برہنہ لباس میں غیر مردوں کے سامنے نکلنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

محترمہ بہن!.........عورت کے لیے خوشبو لگانا ممنوع نہیں ہے' لیکن وہ خوشبو گھر میں اپنے شوہر کے لیے اگر ہو' تو جائز ہے۔ لیکن اگر وہ باہر نکلنے کے لیے خوشبو لگائے تو پھر وہ خوشبو ایسی ہو کہ اس کا رنگ تو ہو' لیکن خوشبو کم ہو کیونکہ حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ عورت کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ ہو' لیکن خوشبو کم ہو اور مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ نہ ہو اور خوشبو زیادہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ایسی عورت کے لیے جو سخت الفاظ فرمائے وہ نتیجے کے لحاظ سے ہیں' کیونکہ عورت جب خوشبو لگا کر گھر سے نکلے گی یا زیور کی آواز سے اپنی جانب متوجہ کرے گی تاکہ لوگ بھی اسے محسوس کریں۔ تو اس کا مقصد لوگوں کی طرف میلان ہوتا ہے' نہ کہ کنارہ کشی۔ اور اس میلان کے نتیجہ میں جب اس کے تعلقات بڑھیں گے' تو پھر ایسا ہونے کا امکان بھی ہے۔ یہاں یہ کہنا مقصد نہیں ہے کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہے' وہ ایسی ویسی ہوگی' صرف یہ کہنا مقصد ہے کہ آج کل کے حالات کو دیکھتے ہوئے ایسا ہونا خارج از امکان بھی نہیں ہے۔ خوشبو اور دیگر سامانِ آرائش کی تحقیق کے لیے دیکھیے ہماری کتاب (خواتین کے بناؤ سنگھار کے احکام)

غیر محرم کی تنہائی سے پرہیز

اے اسلام کی بیٹی! شیطان انسانی کمزوریوں سے بخوبی واقف ہے اور وہ انہی بے احتیاطیوں کے ذریعے اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے جیسا کہ ایک اور حدیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے غیر محرم عورت اور مرد کو تنہائی میں بات چیت کرنے

سے منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳ ((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّخْضَعَ الرجُل لِغَيْرِ امْرَأتِهٖ اَن يلين لها بِالقَول بِمَا يطمعهَا مِنه (النهايه)

"نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی عورت کے سوا دوسری عورت کے سامنے نرمی سے بات چیت کرے، جس سے اس عورت کو اس آدمی میں دلچسپی ہونے لگے"۔

علامہ موصوفؒ نے اپنی کتاب (النہایہ) میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک مرد اور ایک عورت کے پاس سے گزرا، جو آپس میں نرم نرم گفتگو کر رہے تھے، یہ دیکھ کر ایک مسلمان نے اس آدمی کو اس زور سے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، تو انہوں نے اس خون کو رائیگاں قرار دیئے جانے کا فیصلہ سنایا اور سر پھوڑنے والے کو اس کے بدلے میں کوئی سزا نہیں سنائی۔ (کیونکہ غیر محرم سے نرم بات کرنے والا اسی لائق تھا)۔ گانے کی آواز بھی نرم آواز میں شامل ہے اس لیے غیر محرم سے شعر سننا درست نہیں ہے۔ اگلی حدیث بھی کیا خوب ہے!

عورتیں بھی غیر محرموں کو نہ دیکھیں............!

حدیث نمبر ۱۴ ((عن ام سلمٰی رضی اللہ عنہا انها كانت عند رسول الله ﷺ وميمونة رضی اللہ عنہا اذ اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ احتَجِبَا مِنه فقلتُ يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَيسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبصِرُنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفعُميا وَان اَنتُما اَلستُما تُبصِرَانِهٖ))

(رواہ' احمد و الترمذی و ابو داؤد)

"ام المؤمنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ "میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا ایک دن جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تھیں کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی رضی اللہ عنہ) تشریف لائے، جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا ''تم دونوں اس سے پردہ کرو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ نہیں سکتے ہیں' تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں بھی اندھی ہو' کیا تم دونوں اسے دیکھ نہیں رہی ہو؟''۔

دل کا پردہ یا چہرے کا......؟

قابلِ احترام بہن!.......... اس حدیث مبارکہ سے ایک طرف تو ازواجِ مطہراتؓ کے پردہ کرنے کی تائید ہوتی ہے دوسری طرف آج کل پائی جانے والی اس عام سوچ کا بھی رد ہوتا ہے کہ پردہ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ انسان کا دل صاف ہونا چاہیے۔ نیز یہ کہ نگاہوں اور دل کا پردہ ہوتا ہے اور شرم و حیا انسان کی نظروں میں ہونی چاہیے وغیرہ۔

اے بنتِ اسلام! اسی کتاب میں آیت نمبر ا' حدیث نمبر ۵ اور ۶ میں چہرے کے پردہ کا ثبوت ہے' لیکن پھر بھی اس طرح کہنا آجکل فیشن بن چکا ہے اور جس کو بھی پردہ کرنے کے بارے میں کہا جائے وہ ان الفاظ کا مفہوم سمجھے بغیر عادتاً ان الفاظ کو دہرا دیتی ہے۔

بھئی ٹھیک! مان لیا کہ شرم و حیا نگاہوں میں ہوتی ہے' لیکن کیا آپ کی نگاہوں کی حیا اور ان پاکدامن خواتین کی پاکبازی سے بھی بڑھ گئی ہے' جن کے کردار کی پاکیزگی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور جنہیں حضرت محمد ﷺ کی ازواج ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جب ان کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ہمارے لیے تو اس طرح کے حالات میں پردہ کرنا بطریقِ اولیٰ ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ غیر محرم مرد خواہ صحابی ہو' نیک ہو یا اُستاد اور پیر ہو اس سے پردہ ہے۔

سب سے بڑی عالمہ کا پردہ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جسے وہ خود بیان کرتی ہیں کہ:

حدیث نمبر ❺ ((کنت اَدْخُل بیتی الَّذی فِیه رَسُول اللّٰہ ﷺ وَ انّی وَاضعٌ ثوبی وَ اقُول انما ھُو زوجی وَ ابی (ای مدفونان فیه) فلمَّا دُفِنَ عُمَرُ ؓ مَعَھم فوَ اللّٰہ مَا دخلتهُ اِلَّا وانَا مُشَدّدة عَلی ثِیابِی حَیاءً مّنْ عُمَر)) (رواہ الامام احمد کما فی المشکوۃ) باب زیارۃ القبور)

''میں اپنے گھر میں داخل ہوتی تھی، جس میں نبی کریم ﷺ مدفون ہیں' تو اپنے پردے کے کپڑے (چادر یا برقعہ رکھ) دیتی تھی اور کہتی تھی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے باپ ہی تو مدفون ہیں' دوسرا کوئی نہیں' لیکن جب ان دونوں کے ساتھ عمر بن خطاب ؓ کو دفن کیا گیا' تو اللہ کی قسم! میں حضرت عمر ؓ سے شرم و حیاء کرتی ہوئی بدن پر اپنے پردہ کے کپڑوں کو خوب لپیٹ کر رکھتی تھی''۔

① معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ سے یہ پردہ غیر محرم ہونے کی وجہ سے تھا۔ جب غیر محرم کی قبر سے بھی پردہ ہے تو عورت کو عام قبرستان میں جانے کی کیونکر اجازت دی جا سکتی ہے......؟ (غور سے اور دھیان سے پڑھ لے اے بہن!)

② خلیفہ راشد حضرت عمرؓ بھی پردے کے معاملہ میں کتنے سخت ہوں گے' جن کی قبر سے بھی چہرے کا پردہ کیا جا رہا ہے اور ہمیں ان صحابہؓ کی اقتداء کا حکم بھی ہے۔

③ یہ ہے علم دین کا کردار کہ پردہ و حیاء میں سختی ہو' اس کے برعکس' جدید تعلیم کا کردار بھی ہمارے سامنے ہے۔ سچ ہے دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بہت ضروری ہے۔

شیطان کا تیر

حدیث نمبر ❻ ((النظْر سَھْمٌ مَسمُومٌ من سھَام اِبلیسَ))

(مجمع الزوائد' جلد۸' صفحہ ۶۳)

''نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر اس کے ذریعے سے وہ صرف انہیں ہی شکار کر سکتا ہے۔ جو غیر مردوں کو دیکھنے اور خود کو غیر مردوں کے

سامنے ظاہر کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتی ہیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس زہر سے چہرہ کا چھپانا فرض ہے۔

شوہر کے بھائی سے پردہ

حدیث نمبر ۷ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو! کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شوہر کے بھائی یعنی دیور سے پردہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الْحُمُو الْمَوتُ "شوہر کا بھائی تو موت ہے"۔ (بخاری و مسلم)

اے ماں کی نورِ نظر!........... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو "موت" فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ شوہر کا چھوٹا بھائی وہ رشتہ دار ہے، جس کا گھر آنا جانا اکثر رہتا ہے اور اس طرح باقی لوگوں کی نسبت اس کی طرف مائل ہونے کا امکان زیادہ رہتا ہے۔ علی ھذا القیاس "کزن" بھی ہیں، کہ ان کے ساتھ اکثر میل جول رہتا ہے اور اس طرح اخلاقی اعتبار سے موت کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اس لیے شوہر کے بھائی کو موت قرار دیا.........

اور موت سے مراد یہ ہے کہ دیور سے پردہ نہ کرنے والی اخلاقی موت مر گئی۔

نماز کے لیے بھی گھر سے نہ نکلو.......

حدیث نمبر ۸ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی خواہش رکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہے تو یہ خواہش رکھتی ہے، لیکن اس پر عمل نہ کرنا! تیرے لیے بہتر یہی ہے کیونکہ گھر کے کسی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا تمہاری اس نماز سے بہتر ہے جو تم نے بیرونی کمرے (جو صحن سے متصل ہو) میں پڑھی۔ اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا اس نماز سے بہتر ہے جو تم نے صحن میں پڑھی اور صحن کے اندر نماز پڑھنا اس نماز سے بہتر ہے جسے تم نے اپنے قبیلے کی مسجد میں ادا کیا اور قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس نماز سے بہتر ہے جسے میری مسجد میں ادا کیا جائے۔ چنانچہ راوی کا بیان ہے کہ

آنحضرت ﷺ کی یہ بات سن کر ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے سب سے پچھلے کمرے میں ایک اندھیری جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر لیا اور ہمیشہ وہیں نماز پڑھتی رہیں' یہاں تک کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی یعنی ان کا انتقال ہو گیا۔

(احمد و ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما کذا فی الترغیب)

وعظ و تعلیم کے لیے محرم کے ساتھ کسی مسجد میں جانا سب علماء کے نزدیک جائز ہے۔

صرف اشد ضرورت میں نکلو

حدیث نمبر ❾ ((قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن)) (رواہ مسلم)

''تمہارے لیے ضرورت کے وقت نکلنے کی اجازت ہے''۔

اے ماں باپ کی عزت! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ عورت ضرورت کے تحت گھر سے نکل سکتی ہے؟ لیکن وہ ضرورت کونسی ہے؟

- کیا گھر کا سودا سلف لانا' جبکہ مرد بھی موجود ہوں؟
- میک اپ کا سامان خریدنے جانا' بن سنور کے لوگوں کو دکھانے جانا یہ ضرورت ہے؟

ہرگز نہیں! جائز ضرورتوں کے ذرائع بھی جائز ہی ہونے چاہئیں۔

یاد رکھیے! ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ وہ انتہائی مجبوری میں اپنے ماں' باپ اور محارم سے ملنے کے لیے باہر نکلے' اپنے ہی محرم عزیزوں کی بیمار پرسی یا کسی فوت شدہ کی تعزیت کے لیے جائے' اگر گھر میں کوئی نہیں ہے اور کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے تو یہ درست ہے کہ وہ باپردہ موٹی اور مکمل چادر سے زیب و زینت اور چہرہ چھپائے اور گھر سے چلے' ایسے کہ اس کی زینت ظاہر نہ ہو اور چادر یا برقعہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ یعنی وہ چادر یا برقعہ بالکل سادہ ہونا چاہیے۔ تاکہ اس کا اصل مقصد پورا ہو اور (اس کتاب میں لکھی گئی آیت نمبر ❶ کے مطابق بدطینت) لوگوں کی نظروں سے بچی رہے۔

باب : ۳

پردہ حقائق و واقعات کی روشنی

آنکھ کا پردہ

میری بہن! گذشتہ صفحات میں آیت نمبر ۲ حدیث نمبر ۵ اور دورِ نبویؐ کے دیگر واقعات میں غور کیجیے کہ خود جناب نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات اس وقت ان صحابہؓ وصحابیاتؓ کے درمیان موجود ہیں اور جنہیں پردے کا حکم ہو رہا ہے یہ وہ عورتیں ہیں کہ جن کو خود حق تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے ''مومنین کی ماؤں'' کے خطاب سے نوازا ہے اور دوسری جانب صحابی رسول ﷺ ہیں اور صحابہؓ وہ ہستیاں ہیں کہ سورہ ممتحنہ میں جن کے دلوں کو خود حق تعالیٰ نے ایمان سے مزین کرنے اور کفر و شرک سے دور کرنے کا اعلان فرمایا۔ اس کے باوجود صحابہ و ازواج مطہرات کو پردے کے اہتمام کا حکم دیا جا رہا ہے اور نبی کریم ﷺ مومنین کی ان دونوں ماؤں کو حکم دے رہے ہیں کہ تم دونوں اس نابینا صحابی رضی اللہ عنہ سے پردہ کرو۔

اس حدیث سے پردہ کی اہمیت اور واضح ہو گئی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ پردہ دونوں طرف سے ہونا چاہیے' ناں کہ ایک ہی طرف سے بعض جاہل قسم کی عورتوں میں مشہور ہے کہ اصل پردہ تو دل کا ہوتا ہے' جواباً عرض ہے کہ جب دل میں پردہ ہے' تو ظاہری طور پر اس کے اثرات نظر آنے چاہئیں۔ یاد رکھیئے! پہلے دل ہی خراب ہوتا ہے' اگر باطن میں اللہ کا خوف موجود ہو' تو ظاہر میں گناہ سرزد نہیں ہوتے۔

شرعی پردہ، تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے

ایمان کی تکمیل جب ہی ہوتی جب ظاہر اور باطن دونوں قسم کے گناہوں کو ترک کر دیا جائے یعنی دل کو غیر محرم کے خیال سے بچایا جائے اور ظاہری جسم کو ان کی نظروں سے بچائیں تا کہ دل اور آنکھ اور جسم کا پردہ سب پر مکمل ہو جائے۔

اس کا حکم اللہ نے قرآن مجید میں اس طرح دیا ہے:

﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ﴾ (الانعام: ۱۲۰)

''فرمایا کہ ظاہری اور باطنی سب گناہوں کو چھوڑ دو' جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے''۔

میں بہنوں کو مشورہ دوں گا پردے کے خلاف لوگوں کی ان بہکی باتوں سے ہمیں پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی ہر بات کو دل و جان سے اپنانا چاہیے۔

❀ ہم نے بعض بہنوں سے سنا ہے' وہ کہتی ہیں کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے' جب دل میں پردہ ہے' تو ظاہری نمائشی پردہ کی کیا ضرورت ہے؟

اگرچہ اس کا جواب گزشتہ سطور میں ہو چکا ہے ایسی بہنوں کے لیے مزید کہوں گا کہ خون اور پیپ جب پھنسی اور پھوڑے سے باہر نکلتا ہے اور چمڑے کے اندر سے بہتا ہوا باہر آتا ہے تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ چمڑے کی نچلی جگہ صحیح سلامت ہے اور اس کے اندر کوئی فساد خرابی نہیں ہے؟ پھر دل تو خود پردے میں ہے اس کا پردہ کیسے؟

کبھی کہتی ہیں کہ حیاء آنکھ میں ہونی چاہیے۔ حالانکہ حیاء کا تعلق دل سے ہے' آنکھ تو پاکیزہ خیال کی لونڈی بن کر غلط دیکھنے سے بچتی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ دل میں گڑ بڑ ہے' جبھی تو ایسی بات سوجھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔ اسی طرح جب کسی سے گناہ سرزد ہوتا ہے یا وہ کسی اجنبی عورت کو دیکھتا ہے' باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ (النور: ۳۱)

اسی آیت کی مکمل تشریح تو اگلے صفحات میں آ رہی ہے' بحر حال! اس آیت میں نگاہوں کی حفاظت کا حکم ہے' لیکن ہماری مسلمان بہنیں بے علمی کی وجہ سے' اس حکم الٰہی کے خلاف بھی بولتی ہیں۔

دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا

گزشتہ چند صفحات میں واقعات کو حذف کر کے صرف ان کے مقصود یعنی پردے پر اعتراضات کے جوابات کا ذکر ہوا' اب کچھ واقعات پڑھ لیجئے!

تاریخ و حدیث کی کتابوں میں ایک جنگ کا واقعہ ہے جس میں حضرت عائشہؓ کو اپنے روحانی بیٹوں کے درمیان صلح کے لیے باپردہ جانا پڑا۔ اس پر حضرت عمارؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (اور جاہلیت اولی کی طرح بے پردگی اختیار نہ کرو) تو جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''اے ابو یقظان! آپ ہمیشہ حق گو رہے ہیں اور سچی بات ہی کرتے ہیں تو اس پر انہوں نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسا بنایا' جیسے آپ فرما رہی ہیں۔

اس کے بعد امام قرطبی نے اپنی تفسیر (۱۴/۱۱۷) میں امام ثعلبی رحمہ اللہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب یہ آیت پڑھتی تھیں:

''وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ'' الآیہ۔

کہ تم اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ ٹھہری رہو' اور جاہلیت اولیٰ کی طرح بے پردگی اختیار نہ کرو تو اس قدر روتی تھیں کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا۔

اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت سودہؓ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ آپ' اپنی دوسری بہنوں کی طرح حج اور عمرہ کیوں نہیں اداء کرتیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں (فرض) حج اور عمرہ کر چکی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں (نفل حج اور عمرہ کی بجائے) گھر ہی میں ٹھہری رہوں۔

اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے کے دروازے سے باہر نہ نکلتی تھیں' حتیٰ کہ ان کے جنازے نے ہی ان کو باہر نکالا۔ (رضی اللہ عنہا)

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ نفل حج بہترین عبادت ہے' مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ایسی نفلی عبادت سے بڑھ کر یہ عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتی ہوئی گھر بیٹھی رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ حکم الٰہی سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان عورت کو کسی ضرورت سے باہر جانے سے نہ روکا جائے مگر

جب وہ گھر سے باہر نکلے تو اپنی چادر اوڑھ کر نکلے اور اگر اپنی چادر نہ ہو تو اپنی پڑوسن کی چادر میں چھپ کر نکلے تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پردہ کی حالت میں واپس لوٹ آئے۔

حدیث نمبر ❺ میں گزر چکا ہے' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہی گھر کے احاطہ میں اپنے بدن کو کپڑوں کے ساتھ خوب چھپا کر رکھتی تھیں۔ حالانکہ وہاں کوئی غیر محرم بظاہر موجود بھی نہ ہوتا تھا۔

میری بہن! کیا آپ جانتی ہیں کہ کس وجہ سے وہ ایسا کرتی تھیں؟ وہ ایسا اس لیے کرتی تھیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو غیر محرم تھے ان کے گھر میں مدفون تھے۔

میری بہن! ہماری اور آپ کی روحانی ماں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تو حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کی چار دیواری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو قبر کے اندر دفن ہیں اور غیر محرم ہیں ان سے حیاء کرتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا لپیٹ کر رکھتی ہیں' تو زندہ اور غیر محرم آدمی سے پردہ کرنے میں ان کی کیا حالت اور ہیئت ہوتی ہوگی؟ ذرا غور کرنے کی بات ہے......

دیدارِ الٰہی سے محرومی

((وقد حکی ان امرأة کانت من المتبرجات فی الدُّنیا وکَانتْ تخرج من بَیتها متبرجة فَماتَتْ فرآها بعض اهلَها فی المنام وقَد عرضت علی الله عزوجل فی ثیاب رقاق فهبت ریح فکشفتا فاعرض اللّٰه عنه وقال: خلوا بها ذات الشمال الی النار فانها کانت من المتبرجات فی الدنیا)) (الکبائر الذهبی' ص ۱۷۷)

''ایک عورت دنیا میں بہت ٹیپ ٹاپ اور بن سنور کر بے پردہ رہتی تھی اور اپنے گھر سے بن ٹھن کر بے پردہ باہر نکلتی تھی' جب وہ مرگئی تو اس کے بعض رشتہ داروں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسے پتلے اور باریک کپڑوں میں ملبوس پیش کیا گیا۔ اتنے میں زور سے ہوا کا جھونکا آیا

اور اسے ننگا کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا:

''اسے جہنم کے دائیں جانب پھینک دو! کیونکہ یہ دنیا میں ''بن ٹھن'' کر بے پردہ رہا کرتی تھی''۔

بے پردگی کا انجام

حدیث کی متعدد کتابوں میں جہاں معراج کا بیان آتا ہے' وہاں مروی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میری بیوی فاطمہ دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے دیکھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ! میں نے اس رات' جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو اپنی امت کی بعض عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف قسم کے عذابوں میں ڈالا گیا ہے' ان کے سخت عذاب کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔

ان میں سے مختصراً تین عذاب لکھے جاتے ہیں جن پر امام ذہبی رحمہ اللہ اور ابن کثیر دونوں متفق نظر آتے ہیں۔

1. ایک عورت کو چھاتی کے ساتھ لٹکایا گیا تھا یہ (بے پردہ) بدکار عورت تھی' جو اپنے شوہر کے بستر کو گندہ کرتی تھی۔
2. اور ایک عورت کے دونوں پیر چھاتی سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے باندھ دیئے گئے تھے اور اس پر سانپ بچھو چھوڑ دیئے گئے تھے' یہ وہ عورت تھی' جو حیض اور جنابت کے بعد غسل سے اپنے بدن کو پاک و صاف نہیں کرتی تھی' اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔
3. اور جس عورت کا سر سؤر جیسا اور جسم گدھے جیسا تھا' تو یہ وہ عورت تھی' جو چغل خوری کرتی تھی اور جھوٹ بولتی تھی۔ (الکبائر لحافظ شمس الدین الذہبیؒ ما ابن کثیر' سورۃ بنی اسرائیل)

اے آدم وحوا کے بیٹو اور بیٹیو! ذرا آج کی ماڈرن لڑکیوں کو دیکھو کہ وہ اجنبی اور غیر محرم کو دیکھنے کی کس قدر شوقین ہیں۔ ان سے گفتگو کرنے اور ان سے رابطہ قائم کرنے کی کتنی رغبت رکھتی ہیں، یہی نہیں بلکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے، ٹیلی ویژن اور وی سی آر کے سامنے ایک ساتھ مل کر بیٹھنے کو بڑا فخر سمجھتی ہیں اور کندھے سے کندھا ٹکرانے میں بلکہ سلام کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانے اور ٹیلی فون پر غلط گفتگو کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی ہیں اور...... اور...... اور...... وہ سب کچھ جانتی ہیں کہ وہ کیا کچھ کرتی ہیں اور کن سوچوں میں رات دن ڈوبی رہتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ تباہی خشکی اور سمندر تک جا پہنچی ہے، جس کی وجہ سے اطمینان اور سکون ختم ہو گیا...... پھر ان زلزلوں پہ تعجب کیوں؟...... بے سکونی کا رونا کیوں؟

علامہ ذہبی نے اپنی کتاب (الکبائر، صفحہ ۱۷۶) میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کا درجہ اس وقت تک بڑھتا رہا جب تک کہ وہ اپنے گھر میں رہتی ہے''۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آئی کیا تم میں غیرت ختم ہو گئی ہے کہ تم اپنی بیوی کو چھوٹ دے دیتے ہو کہ وہ مردوں کے بیچ میں سے گزرتی چلی جائے اور وہ غیر مردوں کو دیکھے اور غیر مرد اس کو دیکھیں:

میں نے اپنا بیٹا گنوایا ہے نا کہ حیاء

((وعن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ قال جاءت امرأة الی النّبی ﷺ یقال لها ام خلاد وهی متنقبة تسال عن ابنها وهو مَقتُولٌ فقال لَها بَعض اصحابِ النبی ﷺ جئت تسالین عن ابنك وانت متنقبة فقالت ان ارزا ابنی فلن ارزا حیائی فقال رسول اللّٰهِ ﷺ ابنك له اجر شهیدین قالت ولم ذاك یا رسول الله ﷺ؟ قال لانه قتله اهل الکتاب)) (رواه ابو داؤد)

''قیس بن شماسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی جسے اُمِ خلاد رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا انہوں نے نقاب اوڑھ رکھا تھا اور وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی تھیں جو کہ کسی غزوہ میں شہید ہو گیا تھا۔ (غالباً پردے کی فرضیت سے پہلے کا واقعہ ہے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے کہا تم اپنے (مقتول) بیٹے کا حال معلوم کرنے آئی ہو اور نقاب اوڑھے ہوئے ہو؟ (یعنی اس حال میں بھی تمہیں پردہ کا خیال ہے) حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا (کا جواب ملاحظہ ہو) فرمایا کہ ''میں نے بیٹے کو گنوایا ہے حیا نہیں گنوائی''۔ حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ عرض کی ''وہ کیوں' اے اللہ کے رسولؐ؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا؟ ''اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے''۔

ان باحیا صحابیہ رضی اللہ عنہا کا جواب میری بہنوں نے پڑھ لیا کہ فرماتی ہیں کہ میں نے بیٹا کھویا ہے نہ کہ اپنی حیا بھی۔ اس سے پتہ چلا پردہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہونے کے علاوہ نسوانیت کا فطری تقاضا بھی ہے یہی وجہ ہے کہ باحیا اور شریف النفس عورت کبھی بھی بے پردہ ہونا پسند نہ کرے گی۔ اور قرآن کریم میں اس عورت کو شریف شمار کیا گیا ہے جو پردہ کرتی ہے دیکھئے اسی کتاب میں آیت نمبر ❶

عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال فرمایا: مَا خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ ''عورتوں کے لیے کیا چیز بہتر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا' پھر جب میں گھر گیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

((خَيرٌ لَهُنَّ اَن لَا يَرين الرِّجال ولا يرونهن))

''یعنی عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو

دیکھیں''۔

میں نے ان کا جواب آنحضرت ﷺ کے سامنے نقل کیا تو فرمایا:

((اِنَّهَا بِضْعَةٌ مِنِّی))

''انہوں نے سچ کہا ہے' بے شک وہ (فاطمہ بیٹی) میرا ایک جزء ہے''۔

(تفسیر معارف القرآن' جلد ۷' صفحہ ۲۱۶)

میری بہنو! یاد رکھو کہ حجاب یعنی پردہ عورت کے لیے عیب نہیں ہے اور نہ قید خانہ ہے' بلکہ پردہ تو آپ کے لیے ایسی زیب و زینت ہے جو آپ کے وقار و حشمت کو چار چاند لگاتا ہے' بالفرض اگر حجاب اور پردہ عورت کے لیے پسماندگی' تنزلی یا دنیوی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے تو یہ حالت اس ترقی سے تو بہتر ہے' جس کے حاصل کر لینے کے بعد دنیا و آخرت میں ذلت' شرمندگی اور مرنے کے بعد آگ کا عذاب بھگتنا پڑے۔

میں دیوث ہوں' کیونکہ......

ایک مولانا رحمہ اللہ ایک بلند پایہ..... عالم دین اور محدث گزر چکے ہیں۔ ان کی شادی بھوپالی شہزادی سے ہوئی جو کہ پردہ نہیں کرتی تھی۔ ایک مرتبہ انہی شہزادی کی موجودگی میں کسی نے مولانا سے سوال کیا کہ ''دیوث'' کسے کہتے ہیں؟ تو آپؒ نے فرمایا میں ''دیوث'' ہوں۔ سائل کو حیران دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ میری بیوی بے پردہ ہے؟ اس لیے میں دیوث ہوں! یہ سن کر نیک شہزادی گھر کے اندر تشریف لے گئیں اور اس دن سے انہوں نے پردہ شروع کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو اچھی سیرت عطا فرمائے اور ہمارے مردوں کو دیوث بننے سے بچائے۔ (آمین!)

اکبر الہ آبادی نے بھی عورت کی بے پردگی اور مردوں کی بے حسی کا رونا کچھ اس طرح رویا ہے:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا یہ میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

میری بہن! تیرا یہ کہنا کسی حد تک صحیح ہے کہ ہمارے والدین' شوہروں اور بھائیوں ہی کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے کہ وہ ہمیں پردہ کا حکم نہیں دیتے' پھر ہم کیا کریں؟ مگر یاد رکھیں' کہ آپ کے اعمال کے بارے میں سوال تو آپ ہی سے ہوگا...... آپ اپنے شوہر' باپ' بیٹا اور بھائی کو جہنم کا راستہ نہ دکھائیں بلکہ پردے کے شوق کا اظہار کریں۔ اگر وہ پردے کا کہتے ہیں اور آپ سستی کرتی ہیں' اس کا عذاب خود بھگتیں گی۔

گھر' قبر اور شوہر' عورت کے محافظ

عربی کا مقولہ ہے:

((لا یحفظ المَراۃُ الا بیتُھا او قَبرُھَا او زوجُھا))

''عورت کی حفاظت یا تو اس کا گھر کرتا ہے یا اس کی قبر یا پھر اس کا شوہر''۔

میری بہن! اس بات کو اس واقعہ سے سمجھو کہ ہثیم بن عدی فرماتے ہیں کہ:

ایک عورت مکہ مکرمہ آئی جو نہایت ہی خوبصورت تھی اس کو عمر بن ربیعہ نے دیکھا تو وہ اس کے دل میں جگہ کر گئی' عمر بن ربیعہ نے اس سے گفتگو کرنا چاہا' مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا' جب وہ دوسری رات آئی' تو وہ دوبارہ اس کے سامنے حاضر ہوا' اس عورت نے کہا ''یہاں سے دفع ہو جا'' کیونکہ تم اللہ کے حرم میں ہو...... اب اس بات کے مشہور ہو جانے کا ڈر ہوا' تو اس غیرت مند خاتون نے تیسرے دن اپنے بھائی سے کہا ''میرے ساتھ چلو اور مجھے حج اور عمرہ کے کچھ احکام سکھاؤ۔''

اس رات بھی عمرو بن ربیعہ اس کے پیچھے پڑ گیا' لیکن جب اس نے' اس کے ساتھ اس کے بھائی کو دیکھا تو وہاں سے چلتا بنا' یہ دیکھ کر اس عورت نے یہ شعر پڑھا:

تعدو الذئاب علی من لا کلاب لہ
وتتقی صولۃ المستاصد الضاری

''بھیڑیے اس آدمی پر حملہ کر دیتے ہیں' جس کے پاس محافظ کتے نہ ہوں' کیونکہ وہ خونخوار شیر کے حملہ سے بہت ڈرتے ہیں''۔

میری بہن! اس قصہ کو پڑھ کر آپ کے دل میں کیا اثر ہوا؟ اس قصہ کو جب خلیفہ منصور عباسی نے سنا تو ان کا ردعمل یہ تھا اس نے فرمان جاری کیا کہ میری خواہش یہ ہے کہ یہ واقعہ قریش کی تمام لڑکیوں کو سنایا جائے اور ان میں سے ایک لڑکی بھی قصہ کو سنے بغیر نہ رہے۔

میری بہن! ان تین چیزوں یعنی چادر' چار دیواری' خاوند اور قبر میں سے آپ کو اپنی حفاظت کے لیے کون سی چیز نصیب ہے؟ اس کا فیصلہ خود کیجیے اور خاوند اگر ہو تو اس سے بھی ذرا توجہ دلا کر پوچھیے وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ورنہ پھر قبر تو کسی نہ کسی دن آپ کی حفاظت خود ہی کر لے گی اور اللہ کے ہاں جواب دہی آسان نہیں ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا یحل لامرأۃ تُومِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ اَن تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَمَعَھَا زَوْجٌ اَوْ ذُو مَحْرَمٍ)) (مشکوٰۃ)

''کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے' جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ دو دن کی مسافت کی مقدار لمبا سفر کرے' مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا اس کا کوئی محرم ہو''۔

مُنہ میں پانی

ہمارے ایک بزرگ قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ اپنے ساتھ بیتا ہوا ایک قصہ سناتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ریل گاڑی کے ذریعے لاہور سے جیکب آباد جا رہا تھا راستہ میں کسی اسٹیشن سے ایک صاحب جو نئی تہذیب کے دلدادہ تھے' ہمارے ڈبے میں سوار ہوئے' سفید شرٹ' سفید پتلون' سفید ٹائی' سفید بوٹ پہنے ہوئے میرے قریب خالی جگہ دیکھ کر بیٹھ گئے' میں اپنے مطالعہ میں مشغول تھا اور وہ صاحب بار بار میری طرف نظر اٹھا کر دیکھتے جا رہے تھے' اچانک میں نے اس کی طرف دیکھا' تو فوراً مجھ سے مخاطب ہو

کر کہنے لگے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ دینِ اسلام کے داعی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسلام کے متعلق آپ سے ایک سوال کر سکتا ہوں؟

میں نے کہا: جی فرمایئے! تو کہنے لگے کہ ''اسلام اس بات کی اجازت کیوں نہیں دیتا کہ عورتیں اور مرد اکٹھے کام کریں اور اکٹھے تعلیم حاصل کریں؟

میں نے کہا: ''اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے' میں نے اس کو دلائل پیش کیے' یہاں تک کہ بات کافی طول پکڑ گئی' آخر میں مجھے وہ صاحب کہنے لگے ''کہ اگر انسان اپنی طبیعت پر کنٹرول کرے تو مخلوط تعلیم اور نوکری کے باقی رکھنے میں کیا حرج ہے؟''

بار بار ''طبیعت پر کنٹرول'' کے جملہ کو وہ صاحب دوہراتے رہے' میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ یہ عقل کا اندھا یوں تو سمجھے گا نہیں۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ عقلی طریقہ اختیار کیا کہ اس سفر میں میرے ساتھ بیگ میں لیموں رکھا تھا' میں نے لیموں نکالا اور چاقو نکال کر۔ اسے دکھا کر چیرنا شروع کر دیا...... پھر پوچھا ''آپ کے منہ میں پانی تو نہیں آ رہا؟'' کہنے لگا ''آ رہا ہے''...... میں نے کہا ''اپنی طبیعت پر کنٹرول رکھو''...... کہا ''نہیں ہوتا کنٹرول''...... یہ تو نیچر ہے کہ پانی آ جاتا ہے...... میں نے کہا...... تو پھر نظر کی حفاظت اور پردہ نہ ہوں تو بھی...... ''پانی''...... آ ہی جاتا ہے۔ یہ بھی تو............

اَلفَضلُ مَا شَهِدَت بِهِ الاَعدَاءُ

''سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف اپنی تصنیف (STATUS OF WOMEN) میں لکھتے ہیں۔

ہماری مغرب کی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کیے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا' اس لیے کہ مرد بھی کام کر رہے ہیں اور عورتیں بھی' لیکن پیداوار کے زیادہ ہونے کے باوجود اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا اور اس فیملی سسٹم کے تباہ ہونے کے نتیجے

میں ہمیں جو نقصانات اٹھانے پڑے‘ وہ نقصانات ان فوائد سے زیادہ ہیں جو پروڈکشن کے اضافے کے نتیجے میں حاصل ہوئے۔

لہٰذا میں اپنے ملک میں ''پروسٹرائیکا'' کے نام سے ایک تحریک شروع کر رہا ہوں‘ اس میں میرا ایک بہت بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ عورت جو گھر سے باہر نکل چکی ہے‘ اس کو گھر میں واپس کیسے لایا جائے؟

اس کے طریقے سوچنے پڑیں گے‘ ورنہ جس طرح ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو چکا ہے‘ اسی طرح پوری قوم تباہ ہو جائے گی۔

بیماریوں کی آماجگاہ

میری بہن! اسلام ایک دینِ فطرت ہے اور اس کا ہر حکم فطرت کے عین مطابق ہے‘ چونکہ اسلامی احکامات خالقِ فطرت کی طرف سے نازل کردہ ہیں‘ اس لیے ان میں فطرت سے مناسبت بدرجۂ اتم موجود ہے‘ فطرتِ صحیح کے مالک اور طبیعت میں سلامتی والے افراد قطعاً اسلامی اصولوں سے روگردانی نہیں کر سکتے۔ جب افراد میں فطرتِ سلیمہ نہ رہے‘ سلامتیٔ طبع کا فقدان ہو‘ ماحول اور معاشرے کے اثرات اس پر حاوی ہوں‘ تو پھر احکاماتِ اسلامیہ سے بغاوت اور ان سے روگردانی جنم لیتی ہے۔

خالقِ کائنات نے عورت کی جسمانی کیفیت اور اعضاء کی بناوٹ ایک مخصوص اور دلکش طرز پر رکھی ہے‘ اور اس دلکشی کو مریض اور للچائی ہوئی بری نظروں سے محفوظ رکھنے کے لیے عورت کو مستور رہنے کا حکم دیا اور یہ حکم فطرت کے عین مطابق ہے‘ آجکل عورتوں میں بالوں کی بیماریاں‘ قبل از وقت بالوں کا سفید ہونا اور چہرہ کی جلد کی خرابی کے ساتھ ساتھ فالتو بالوں کی افزائش ایک تکلیف دہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔

گزشتہ دنوں اخبار میں ایک ماہر امراض ڈاکٹر صاحب کا فیچر شائع ہوا‘ جس کا تجزیہ تھا کہ ان بیماریوں کا شکار وہ عورتیں ہیں جو سر اور چہرہ ڈھانپے بغیر باہر نکلتی ہیں۔

چونکہ خالقِ کائنات نے عورت کو نازک اندام پیدا کیا ہے‘ اس لیے اس میں موسمی تبدیلیوں اور فضائی آلودگی کے منفی اثرات کے دفاع کی قوت نہیں ہوتی‘ جس سے

مذکورہ بالا خرابیاں رونما ہو رہی ہیں۔

اہلِ مغرب کی عیاری بھی دیکھ......

مغربی تہذیب نے پوری دنیا کے اخلاق تباہ و برباد کر کے رکھ دیئے ہیں' مغرب کے زیر اثر ساری دنیا میں بے حیائی فروغ پا رہی ہے' عورت کیلئے پردے کا اسلامی حکم فطرت کے عین مطابق ہے لیکن فطرت کے باغیوں نے عورت کی تمام شرم و حیا چھین لی اور اسے عریاں کر کے سر بازار لا کھڑا کیا۔ مغرب کی ذہنی عیاری دیکھیں اگر عورت وفاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سرتاج اور خاوند کی خدمت کرے یا ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دیکھ بھال کر کے ممتا کی شفقت کا اظہار کرے تو اسے رجعت پسند' جاہل گنوار' دقیانوس جیسے القابات سے نوازتے ہیں' اگر وہی عورت شرم و حیا کی چادر اتار کر ہوٹلوں' شاپنگ سنٹروں اور ہوائی جہازوں میں گاہکوں کی خدمت کرے تو اسے مہذب' تعلیم یافتہ' روشن خیال اور خود دار قرار دیا جاتا ہے۔ لعنت ہے ایسی سوچ پر اور افسوس ہے ان عورتوں پر جو فاسق و فاجر مردوں کی اس مکاری و عیاری کو نہیں سمجھ سکتیں۔

یہ گھر جو بہہ رہا ہے' کہیں تیرا گھر نہ ہو............؟

انتہائی المیہ ہے کہ پاکستان کی نام نہاد ترقی پسند خواتین مغربی تہذیب وتمدن کی اندھی تقلید اور نقالی کو اپنے لیے باعثِ فخر گردانتی ہیں اور اس میں اپنی ترقی وعروج کی متلاشی ہیں۔ یورپ بے پردگی اور عریانی کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ فیملی سسٹم کی تباہی کے بعد' ملت کی تباہی سے دوچار ہونے والا ہے اور اس صورتحال سے یورپ کا دانشمند طبقہ انتہائی پریشان ہے اور عورت کو دوبارہ اس کے فطری مقام (گھر) کی طرف لانے کی فکر میں ہے' جیسا کہ آپ نے شروع میں گوربا چوف کی کتاب کے حوالہ سے پڑھا۔

باب : ۴

جب ایمان کی بہار آئی (چند انٹرویوز)

ذرائع ابلاغ کیا کہتے ہیں......؟

یورپ کی مہذب اور تعلیم یافتہ خواتین ایک طویل تجربہ کے بعد خود ایسی تہذیب و تمدن سے گریزاں اور بیزار ہیں جس میں ان کی عفت و عصمت اور ناموس وعزت کی کوئی حفاظت اور اہمیت نہیں۔ ایسے غلیظ ماحول سے وہ کنارہ کشی اختیار کر رہی ہیں اور اسلام میں اپنی عفت و عصمت کی حفاظت محسوس کرتے ہوئے اس کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ مغربی ممالک میں جو لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں' ان میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے' چند سال پہلے لندن ٹائمز نے کچھ نو مسلم خواتین کے تفصیلی انٹرویو شائع کیے' دیگر سوالات میں ایک سوال پردہ کے متعلق بھی تھا' جس کا انہوں نے واضح اور برملا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"ہمارے لیے اسلام میں کشش کا سبب ہی یہ ہوا کہ اسلام مرد اور عورت دونوں کے لیے الگ الگ دائرہ کار تجویز کرتا ہے' جو دونوں کی جسمانی اور حیاتیاتی سانچوں کے عین مطابق ہے' تحریک آزادئ نسواں پر تبصرہ کرتے ہوئے ان خواتین نے کہا کہ اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورتیں مردوں کی نقالی کریں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں نسوانیت کی اپنی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔"

اب ذیل میں اسلامی حکم پردہ کے متعلق چند اُن سعادت مند خواتین کے احساسات و جذبات نقل کرتا ہوں' جن کو اللہ تعالیٰ نے غیر اسلامی معاشرت کو خیر باد کہنے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان معزز خواتین کے خیالات میں سامانِ عبرت ہے' ہماری ان نام نہاد ترقی پسند خواتین کے لیے' جو مغربی تہذیب کی دلدادہ ہیں اور ان کی عریانیت و فحاشی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہیں اور

اس غلیظ ترین اور منحوس ترین کلچر کو اپنانے اور پھیلانے میں اپنی توانائیاں صرف کر رہی ہیں' اللہ تعالیٰ دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ذیل کے انٹرویوز ہم نے نومسلموں کے قبولِ اسلام کی مختلف کتب سے اخذ کیے ہیں)

پردہ ایک اعزاز ہے

❀ محترمہ امینہ صاحبہ' جن کا سابقہ نام رولا ڈون اور سابقہ مذہب عیسائیت تھا' ناروے سے تعلق ہے تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ تیرہ برس کے طویل مطالعہ' جستجو اور غور وفکر کے بعد اسلام کو قبول کیا' اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہ اگر مجھے تحفظ اور پناہ ہے تو صرف اسلام کے سائبان تلے ہے' پردہ کے متعلق فرماتی ہیں:

''پردہ تو ہمارے لیے اعزاز ہے' اس لئے یہ شرافت کی پہچان بھی ہے' ہم خواتین کو اس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ لوگوں کی بڑی نظروں سے ہماری حفاظت ہوتی ہے' یہاں ایک دوسرا پہلو بھی ہے کہ مجھے آج تک مغربی خواتین کی یہ روش سمجھ نہیں آئی کہ جب وہ اپنے گھروں سے نکلتی ہیں' تو بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے ساتھ' اس کے برعکس اسلام میں عورتوں کے لیے بناؤ سنگھار اور زیب و زینت صرف اپنے شوہروں کے لیے ہے' اگر کسی ضرورت کے لیے باہر نکلنا پڑے تو شرعی پردے کے ساتھ' میں نے جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مغربی معاشرہ کے فساد اور بحران کی بنیادی وجہ یہی ہے۔

مسلمانوں کا لباس باعزت ہے

❀ محترمہ خدیجہ صاحبہ آسٹریلیا کی رہائشی ہیں' سابقہ مذہب عیسائیت اور سابقہ نام مس مارلینا گارسیا تھا۔ عیسائی مذہب سے مطمئن نہ ہونے کی بنا پر دیگر مذاہب کا مطالعہ شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقانیت ان کے دل میں بٹھا دی' یونیورسٹی آف میڈیسن سے گریجویشن کیا ہے مختلف انگریزی اخبارات میں وقائع نگاری اور مضمون نگاری کا سلسلہ بھی رہا۔ پاکستانی خواتین کے لیے خصوصی پیغام ان الفاظ میں دیا۔

''میں اپنی مسلمان خواتین بہنوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتی ہوں کہ وہ اسلام کے نظامِ عدل کو اختیار کریں اور جو طریقِ زندگی پیغمبر اسلام ﷺ نے ان کے لیے وضع کیا ہے، وہی اختیار کریں، میں نے شلوار، قمیض، چادر اور برقعہ سے بڑھ کر اچھا لباس خواتین کے لیے کوئی نہیں دیکھا اسی سے خواتین کی عزت ہے اور یہی چیز معاشرے کو مختلف تباہیوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے، میں ان تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں، کہ یورپ میں عورتوں کا لباس انتہائی لچر اور توہین آمیز ہوتا ہے، خدا کے لیے ان کی نقالی سے بچیں اور پردے کا وہ انداز اختیار کریں، جس کی تلقین اسلام نے کی ہے''۔

حجاب اور منی اسکرٹ کا مطلب

❀ محترمہ خولہ جاپانی کہتی ہیں کہ:

قبول اسلام سے قبل میں چست پینٹ اور منی اسکرٹ زیب تن کرتی تھی لیکن اب میری لمبی پوشاک نے مجھے بہت مسرور کیا میں نے سمجھا کہ میں ایک شہزادی کی طرح ہوں، ساتھ ساتھ میں نے اس کو زیادہ آرام دہ پایا۔

ایک بار ٹرین میں ایک بزرگ نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں کیوں یہ نرالے طرز کا لباس پہنتی ہوں؟ میں نے وضاحت کی کہ میں مسلمان عورت ہوں اور عورت سے اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ غیر مردوں سے اپنا جسم پوشیدہ رکھیں، کیونکہ حسن کا نا مناسب اظہار مردوں کو خواہ مخواہ آزمائش میں ڈالتا ہے۔

ان غیر معمولی جنسی زیادتیوں اور جرائم پر غور کیجئے جو بہت سے معاشروں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں ہم ان حادثوں کو محض اعلیٰ اخلاق اور ضبطِ نفس کی تلقین کر کے نہیں روک سکتے، اس کا حل صرف ''اسلامی طرزِ حیات'' ہے۔

منی اسکرٹ کا مطلب ہوتا ہے کہ ''اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو مجھے لے جا سکتے ہیں''۔

حجاب صاف صاف طور پر یہ بتاتا ہے کہ ''میں آپ کے لیے ممنوع ہوں'' بزرگ

اس وضاحت سے کافی متاثر دکھائی دیے۔ (نومسلم خواتین کی آپ بیتیاں)

پردہ تحفظ' احترام اور اکرام

محترمہ ڈاکٹر ماریہ صاحبہ امریکہ سے تعلق رکھتی ہیں' ان سے جب یہ سوال ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے ساتھ' جو احکام مخصوص ہیں ان میں سے کونسا حکم آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا؟ اس کے جواب میں اس سعادتمند خاتون نے جو ابھی اسلام میں داخل ہوئی تھیں' فرمایا:

''حجاب!'' کیونکہ مجھے مکمل یقین اور اطمینان ہے کہ عورت کا اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھنا اس وجہ سے ضروری نہیں ہے کہ وہ مردوں سے کم تر ہے' بلکہ یہ اس کے تحفظ اور احترام و اکرام کا خاص حق ہے''۔

عورت کا سب سے پہلا حق

اہل مغرب اور اسلام کے دشمنوں نے اس بات کا خوب پروپیگنڈا کیا' کہ عورتیں ہر معاملہ میں مردوں کے مساوی ہیں' مگر آج تک کسی نے برابر کر تو نہ لیا جبکہ یہ ان کی نری جہالت ہے' انہوں نے یہ پروپیگنڈا اس لیے کیا' تا کہ ان کی شیطانی نگاہوں کو تسکین مل سکے اور اپنی بدمستیاں پوری کر سکیں' اس لیے کہ عورت ان کے نزدیک صرف ایک کھلونا اور دل بہلانے کی چیز ہے' مگر عورتوں نے جن کو اپنی ہی مصلحت کا علم نہیں' اپنی حماقت کے سبب یہ سمجھ لیا کہ ان لوگوں نے عورتوں کے حقوق کی بات کر کے ان کو اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا' جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے عورتوں کو انسانیت سے گرا کر جانوروں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے' جن سے سڑکوں اور بازاروں میں وہ لطف اندوز ہو سکیں۔

یورپ کے نعرہ حقوقِ نسواں کی حقیقت

خواتین کے عالمی دن کے موقع پر شائع کی جانے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں عورتوں کے خلاف تشدد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے' وہاں ہر آٹھ سیکنڈ

بعد ایک عورت تشدد یا بدسلوکی کا شکار ہوتی ہے اور ہر ایک منٹ بعد ایک عورت کی آبرو ریزی ہو جاتی ہے۔

ایک سروے کے مطابق امریکہ میں ہر سال چار کروڑ عورتیں شوہروں کی مار پیٹ کا نشانہ بنتی ہیں اور ایسی عورتوں کے علاج معالجے کے اخراجات پندرہ ارب ڈالر سالانہ تک پہنچ چکے ہیں۔

یہ حقائق واضح کرتے ہیں کہ امریکہ جو خود کو حقوق نسواں (یعنی عورتوں کے حقوق) کا سب سے بڑا داعی اور باقی دنیا کو غیر مہذب سمجھتا ہے وہاں عورتیں کس قدر غیر محفوظ اور قابل رحم زندگی بسر کر رہی ہیں جب کہ کسی بھی اسلامی ملک میں اس قسم کے حالات کا سامنا نہیں ہے۔

جس طرح خلیج کی جنگ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ جنگ امریکی فوج کی بجائے امریکی ٹی وی نے لڑی تھی تو لگتا ہے کہ امریکہ حقوق نسواں کے تحفظ کے معاملہ میں بھی صرف پروپیگنڈے کے ذریعے ہی ساری دنیا کا چمپیئن بنا ہوا ہے' اصل حقیقت اس کے دعووں کے برعکس ہے۔ (بشکریہ اخبار (جنگ) کراچی ۱۱ مارچ ۱۹۹۶ء صفحہ نمبر ۲)

بنتِ اسلام جاگ ذرا......!

میری بہن ..... آج ..... معاشرے میں بے حیائی کا چلن عام ہے اور اس کا سب سے بڑا سبب بے پردگی ہے جو ہمارے معاشرے کا معمول بن گیا ہے' اس کا نتیجہ ہے کہ حیاء' جو عورت کا زیور سمجھا جاتا تھا اب کم رہ گئی ہے۔

آج شیطانی طاقتوں کے بل بوتے پر ذرائع ابلاغ سے لہو ولعب اور عریانی اور فحاشی کے سیلاب کے ذریعے معاشرے میں انارکی اور بے چینی پھیلائی جا رہی ہے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تعیشات کی اشیاء کو ضرورت میں شامل کر دیا گیا نوبت بایں جا رسید کہ اس سامانِ ضرورت کے حصول کے لیے عورت کو ''چراغِ خانہ سے شمع محفل'' بننا پڑ رہا ہے' دفتروں میں خیر مقدم کرنے کی ضرورت ہو یا ٹیلیفون آپریٹر کی پرائیویٹ

سیکرٹری درکار ہو یا آفس اسسٹنٹ' ٹائپسٹ' سیلز آفیسرز تک تمام کاموں میں عورت اور خصوصاً نوجوان لڑکیوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور مزید ظلم یہ کہ عورت کو زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیے استعمال کرنے کے باوجود اسے حقوق و مراعات مردوں کے مقابلے میں کہیں کم دی جاتی ہیں' اکثر ایسے ادارے ہیں جہاں عورتوں اور لڑکیوں کی بڑی تعداد ملازم ہے' انہیں یونین سازی کا حق ہے اور نہ مروجہ سہولیات و مراعات' جن میں پراویڈنٹ فنڈ شامل ہے اور نہ ہی میڈیکل الاؤنس کرایہ آمدورفت' کرایہ مکان' بیماری ناگہانی یا سالانہ رخصت وغیرہ کا کوئی تصور پایا جاتا ہے۔ ریڈیو' ٹی وی' اخبارات اور رسائل عورت کے تجارتی استعمال کا ذریعہ بن کر رہ گئے ہیں۔

اے محمد ﷺ کی امت! جہاں تک بے پردگی' بے حیائی کا تعلق ہے' تو اس کے انجام برے' اس کی تکلیف دردناک' اس کے خطرات عظیم' اس کی رسوائیاں بہت زیادہ اور اس کی برائیاں سب کو معلوم ہیں' یہ کفار و مشرکین اور مغربی تہذیب کی اندھی تقلید ہے۔

وہ مسلمان جو اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور شریعت بیضا یعنی اسلام کی روشنی نے ان کے گھروں کو روشن اور ان کے چہروں کو تمتمار رکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ حجاب مومن عورتوں پر فرض ہے اور صرف فرض ہی نہیں بلکہ بہت ہی اہم قرار دیا ہے۔

باب : ۵

پردہ کن سے اور کیوں ہے؟

نوٹ: ہم یہاں سے ان مسائل کی وضاحت کر رہے ہیں جن کی عام مسلمان عورت کو ضرورت رہتی ہے اور جن آیات اور احادیث کا نمبر دے کر حوالہ دیا گیا ہے وہ اسی کتاب کے ابتدائی صفحات میں موجود ہیں۔

- پردہ فرض ہے آیت نمبر ۱ کے ذیل گزر چکا ہے۔
- دلوں کی پاکیزگی آیت نمبر ۲ کے ذیل میں واضح کیا گیا ہے۔
- آیت نمبر ۳ کے ذیل میں گزرا کہ نگاہ کی حفاظت واجب ہے۔
- آیت نمبر ۴ کی تشریح میں لکھ دیا گیا ہے کہ کن چیزوں کو زینت شمار کیا گیا ہے۔
- آیت نمبر ۵ سے ثابت کیا گیا کہ پردہ کی مخالفت کرنے والوں کو دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آگے دیگر مسائل پڑھیے۔

- کافر عورت سے بھی عورت کو مثل اجنبی کے پردہ کرنا واجب ہے یعنی سوائے چہرہ اور دونوں ہاتھ پہنچوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنے کے نیچے تک' باقی بدن' سر و بازو وغیرہ کھولنا اس کے سامنے جائز نہیں کیونکہ قرآن کریم میں او نِسَآءِ هِنَّ (النور: ۱۸) کا لفظ آتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنی مسلمان عورتوں کے علاوہ عورتوں سے بھی پردہ کریں۔
- جو شرعاً نامحرم ہو اس کے روبرو سر چہرہ' بازو اور پنڈلی وغیرہ کھولنا حرام ہے (پورا پردہ کرنا چاہیے) اگر بہت ہی مجبوری ہو مثلاً عورت کو ضروری کام کے لیے باہر نکلنا پڑتا ہے یا کوئی رشتہ دار کثرت سے گھر میں آتا جاتا رہتا ہے اور گھر میں تنگی ہے کہ ہر وقت کا پردہ نہیں ہو سکتا تو ایسی حالت میں چہرہ پر گھونگٹ رکھے اور

دونوں ہاتھ گٹوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں کے نیچے تک کھولے۔ اس کے علاوہ کسی بدن کا کھولنا جائز نہ ہوگا۔ پس ایسی عورتوں کو لازم ہے کہ سر کو خوب ڈھانک لیں' کرتا بڑی آستینوں کا پہنیں' پاجامہ غرارہ دار نہ پہنیں اور کلائی اور ٹخنے نہ کھلنے پائیں' زیادہ تر گھر میں بیٹھیں اور بضرورت شرعی یا طبعی نکلیں تو برقع اوڑھیں' جیسا شرفاء میں معمول ہے۔ ایمان والی خواتین کے لیے قرآن کریم کی ہدایت ہے یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ (سورۃ احزاب ۵۹) کہ وہ اپنے اوپر بڑی چادر اوڑھا کریں۔

تنبیہ: اکثر عورتیں اور لڑکیاں اس زمانے میں دوپٹہ نہیں اوڑھتیں سر کھلا رکھتی ہیں' برقع میں نقاب سے چہرہ نہیں چھپاتیں' چوٹی نہیں باندھتیں (چوڑیاں نہیں پہنتیں) اور بعض سر کے بال کٹاتی ہیں۔ یہ بہت بے غیرتی کی بات ہے اور شرعاً حرام اور سخت گناہ ہے۔ کیونکہ یہ عورتیں' اَلْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ یعنی مردوں سے مشابہت کرنے والی ہیں (ترمذی) حدیث میں سر کھلا رکھنے والی اور پردہ نہ رکھنے والی عورتوں پر سخت عذاب آیا ہے.........اور عذاب آخرت کچھ دور نہیں۔

معالج کہاں تک دیکھ سکتا ہے......؟

عورت کا جو عضو ظاہر کرنا اور دیکھنا جائز ہے۔ اس میں یہ قید ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور اگر ذرا سا بھی شک ہو تو اس وقت دیکھنا حرام ہے (دیکھیے آیت ❷)

جس عضو کا دیکھنا حرام ہے' اگر علاج معالجہ کی ضرورت سے دیکھا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ نظر اس سے نہ بڑھاوے اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولا جائے' لیکن زچگی میں دائی کے بجائے میڈیکل کالج کے طلبہ کا دیکھنا نہایت شرمناک اور حرام ہے۔ یہ تجربہ اور مشاہدہ میڈیکل طالبات کا کام ہو سکتا ہے' لڑکوں کا نہیں۔

جس عضو کا دیکھنا جائز نہیں اس کا چھونا بھی جائز نہیں اور جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اور چھونے میں اندیشہ شہوت ہے' تو دیکھنا جائز ہوگا اور چھونا حرام ہوگا' البتہ علاج معالجہ کی ضرورت مستثنیٰ ہے' لیکن معالج حتی المقدور اپنے خیال کو ادھر اُدھر بانٹ دے

دل میں خیالِ فاسد نہ آنے دے۔

عورت اگر نہاتے وقت بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں کیونکہ عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ عورت کا ستر دیکھے۔ دیکھیے آیت نمبر ❻۔

آواز کا پردہ کیسے......؟

نامحرم مرد و عورت میں بلا ضرورت ہم کلامی بھی جائز نہیں' اگر مجبوری کے تحت عورت کو کوئی بات کرنی پڑے تو اپنے لہجہ کو نرم کر کے گفتگو نہ کرے۔ ارشاد ہے: فلا تخضعن با لقول (بات میں نرمی نہ کریں) (احزاب)۔ اور دیکھیے حدیث نمبر ❸

گانے کی آواز مرد کی عورت کو اور عورت کی مرد کو سننا دونوں ممنوع ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض رسمی واعظ' نعت خواں اور مشاعرہ میں اپنا کلام سنانے والے آواز بنا کر عورتوں کو سناتے ہیں' یہ بہت برا ہے نیز شعراء کی خلاف شرع شعر گوئی اور تک بندی مستقل منع اور ناجائز ہے خواہ بصورت ریکارڈ ہو۔

دل کی لذتوں سے بچاؤ کیسے......؟

مرد کا جھوٹا کھانا پینا عورتِ نامحرمہ کو اور عورت کا جھوٹا نامحرم مرد کو جب کہ احتمال لذت اور شہوت کا ہو' مکروہ ہے۔ (آیت نمبر ❻)

❀ اگر نامحرم کا لباس وغیرہ دیکھ کر طبیعت میں میلان پیدا ہوتا ہو تو اس کو بھی دیکھنا حرام ہے۔ (آیت نمبر ❻)

❀ جو لڑکی نابالغ ہو مگر اس کی طرف مرد کو رغبت ہوتی ہے' اس کا حکم مثل عورت بالغہ کے ہے ان تینوں مسائل کی دلیل یہ ہے کہ سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۳ میں ہے کہ ذَالِکُمْ اَطْھَرُ لِقُلُوْبِکُمْ (یہ پردہ تمہارے دلوں کی پاکی کے لیے ہے) جب غیر محرم کا خیال رہے گا تو دل کیسے پاک رہے گا؟

❀ جس طرح بری نیت سے نامحرم کی طرف نظر کرنا' اس کی آواز سننا' اس سے بولنا'

اس کو چھونا حرام ہے اسی طرح اس کا خیال دل میں جمانا اور اس سے لذت لینا بھی حرام ہے اور قلب کا زنا ہے۔ متفق علیہ حدیث زِنَی الْعَیْنُ النَّظْرُ کہ آنکھ کا زنا دیکھنا' اسی طرح دل کا زنا غیر محرم کے متعلق سوچنا ہے۔

خط فون اور آنکھوں کے رابطے

اسی طرح نامحرم کا ذکر کرنا' ذکر سننا یا اس کا فوٹو دیکھنا یا اس سے خط وکتابت کرنا' غرض جس ذریعہ سے خیالاتِ فاسدہ پیدا ہوتے ہوں' وہ سب حرام ہے۔

(دیکھئے آیت نمبر ۶)

❀ جس طرح مرد کو اجازت نہیں ہے کہ نامحرم عورت کو بلا ضرورت دیکھے بھالے' اسی طرح عورت کو بھی جائز نہیں کہ بلا ضرورت نامحرم کو جھانکے دیکھے۔ (دیکھئے حدیث نمبر ۲) اس میں یہ بھی امکان ہے کہ عورت جب اپنے مرد سے خوبصورت آدمی دیکھے تو اپنے میاں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے اور مرد جب غیر عورت کو اپنی بیوی سے حسین دیکھے تو اپنی بیوی سے بے رغبت ہو جائے۔

لباس' زیور اور میت

ایسا باریک کپڑا پہننا' جس میں بدن جھلکتا ہو' مثل برہنہ ہونے کے ہے۔

(دیکھئے حدیث نمبر ۱)

❀ بجتا زیور جس کی آواز نامحرم کے کان میں جائے یا ایسی خوشبو جس کی مہک غیر محرم کے دماغ تک پہنچے' استعمال کرنا عورتوں کو جائز نہیں' یہ بھی بے پردگی اور زنا میں داخل ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر ۲)

❀ جس عضو کو حیات میں دیکھنا جائز نہیں' بعد موت کے بھی جائز نہیں اور بدن سے جدا ہونے کے وقت بھی جائز نہیں' اسی طرح زیر ناف کے بالوں کو یا عورت کے سر کے بالوں کو اترنے یا ٹوٹنے کے بعد دیکھنا مرد کو جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورتیں جو کنگھی کر کے بالوں کو ویسے ہی پھینک دیتی ہیں (اور ناخن) کہ عام طور سے سب کی

نگاہ سے گزرتے ہیں' یہ جائز نہیں کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے اپنے جنازے کی چادر کا بھی پردہ کرایا تھا۔

یہ بے ریش لڑکے اور ہجڑے

بے ریش لڑکا بعض احکام میں مثل اجنبی کے ہے یعنی بوقت اندیشۂ شہوت اس کی طرف دیکھنا' اس سے مصافحہ یا معانقہ کرنا' اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا' اس کا گانا سننا یا اس کے موجود ہوتے ہوئے گانا سننا یا اس سے بدن دبوانا' اس سے بہت پیار اخلاص کی باتیں کرنا' یہ سب حرام ہے' قوم لوط کے واقعات اور ان کی سزاؤں کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے وہ یہی کرتے تھے سورۂ اعراف آیت نمبر ۸۱ میں ہے: اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً (کیا تم مردوں پر شہوت کے طریقے سے آتے ہو)۔

ہجڑے' خوجے اور اندھے کے سامنے عورت کا آنا بھی جائز نہیں' کیونکہ حقیقت میں وہ مرد ہے۔

نوکر' نابینا' استاد اور گھر سے باہر والی عورتیں

بعض عورتیں جمع داروں' ملازموں اور مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں' یہ بڑا گناہ ہے۔ یہ وہ غلام نہیں ہیں جن سے پردے میں رعایت ہے۔

❁ بعض لوگ جوان لڑکیوں کو اندھے یا نابینا مردوں سے پڑھواتے ہیں' یہ بالکل خلاف شریعت ہے ان سے پردہ ضروری ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر ۲)

بعض عورتیں منہیار (مرد) سے چوڑیاں پہنتی ہیں' یہ جائز نہیں۔ غیر محرم کا ہاتھ لگتا ہے۔

❁ ہمارے یہاں ایک طریقہ یہ بھی ہے اور مجھے پسند ہے کہ لڑکیوں کا مردوں سے تو پردہ ہوتا ہی ہے' غیر عورتوں سے بھی انکا پردہ کرایا جاتا ہے چنانچہ نائن' دھوبن یا کنجڑن وغیرہ جہاں گھر میں آئی اور سیانی لڑکیاں فوراً پردہ میں ہو گئیں۔ اس طریقہ سے ان میں حیا و شرم پوری طرح پیدا ہو جاتی ہے' بیباکی اور دیدہ چشمی نہیں ہونے پاتی۔

کیونکہ مسلم للنوی میں شبہات اور حرام کے قریب سے بھی بچایا گیا ہے۔ پہلے لوگوں نے اس قسم کی بعض حکمت کی باتیں ایجاد کی تھیں' سو واقعی اِن میں بڑی مصلحت ہے۔

لباس کو بغیر ضرورت نہ اتارے

❀ تنہائی میں بھی بلا ضرورت برہنہ نہ ہونا چاہیے اور بیوی کا ستر دیکھنا تو اس سے بھی زیادہ شرم ناک ہے۔

ارشاد ہے: قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا (الاعراف:۲۶)

لباس تمہارے ستر چھپانے اور خوبصورتی کے لیے اتارا گیا ہے۔

❀ بعض حکماء نے کہا ہے کہ اس حرکت سے اولاد اندھی پیدا ہوتی ہے' لیکن اگر اندھی نہ ہو تو بے حیا ضرور ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اس وقت خاص میں جس قسم کی اس سے حرکت ہوتی ہے' اولاد کے اندر وہی خصلت پیدا ہو جاتی ہے۔ بہتر ہے کہ اس وقت دل میں یہ دعا کریں کہ:

''اے اللہ ہم کو اور ہماری اولاد کو شیطان سے بچا۔''

لباس اور زینت کے احکام کے لیے دیکھیے ہماری کتاب (خواتین کے بناؤ سنگھار کے احکام)

کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور پردہ واجب نہیں

آیت نمبر ⑦ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَ رَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (نساء: ۲۳)

❀ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان عورتوں کی تفصیل بتائی ہے' جن سے نکاح حرام

ہے (اور پردہ نہیں اور نہ ان عورتوں پر لازم ہے کہ ان کا بیٹا۔ پوتا' نواسا' بھائی بھتیجا' بھانجا' چچا' رضاعی بیٹا' رضاعی بھائی' داماد اور سسر دور رہے اور یہ عورت ان سے پردہ کرے)۔ ① ماں' (دادی اور نانی بھی اس میں داخل ہیں) ② بیٹی' (پوتی اور نواسی بھی اس میں داخل ہیں) ③ بہن ④ پھوپھی (۵) خالہ ⑥ بھتیجی ⑦ بھانجی ⑧ رضاعی ماں ⑨ رضاعی بہن (اس میں دوسرے رضاعی رشتے بھی داخل ہیں مثلاً رضاعی بھتیجی' بھانجی' پھوپھی' خالہ وغیرہ) ⑩ ساس ⑪ بیوی کی بیٹی (بشرطیکہ بیوی سے صحبت کی ہو' اگر کسی عورت سے نکاح کیا مگر اس سے صحبت نہیں کی' صحبت سے پہلے ہی وہ مرگئی یا اس کو طلاق دے دی تو اس کی بیٹی حرام نہیں) ⑪ بہو ⑬ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا یعنی سالی اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کی بہن نکاح میں ہے بیوی کی موت یا طلاق کے بعد اس کی بہن حلال ہے' (مقصد یہ ہے کہ سالی ہمیشہ کے لیے حرام نہیں۔ اس لیے سالی سے شرعی پردہ ہے)۔

اس سے پہلے جو بارہ ⑫ رشتے مذکور ہیں وہ سب عورتیں ہمیشہ کے لیے حرام ہیں ایک اور قسم بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہے جس کا بیان اس آیت سے پہلی آیت میں ہے:

❀ ﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَانَكَحَ اٰبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًاوَسَاءَ سَبِيْلًا (۲۲:۴)﴾

یعنی باپ کی بیوی' یہ کل تیرہ ہوگئیں' ان میں سے کسی کے ساتھ بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ (اور نہ ہی پردہ ہے ان کے علاوہ ساری دنیا کی عورتیں حلال ہیں' ان سے پردہ ہے) مزید تفصیل کے لیے اسی کتاب کے آخری صفحہ کا مطالعہ کیجیے!

عقل اور نقل کا فیصلہ

اسلام اور عقل دونوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ پردہ صرف ایسی عورت سے نہیں' جو ہمیشہ کے لیے حرام ہے اور کسی صورت میں بھی' اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور ہر وہ عورت' جس سے کسی وقت بھی نکاح کا امکان ہو' اس سے پردہ فرض ہے' اس لیے خوب سمجھ لیں کہ قرآن کریم میں جو تیرہ قسم کی عورتوں کو ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے ا

ن کے سوا ہر عورت سے نکاح صحیح ہے' چنانچہ محرمات کی تفصیل بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے:

﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ﴾ (۴: ۲۴)

''ان محرمات کے سوا باقی سب عورتیں حلال ہیں''۔ اس لیے ان سے پردہ فرض ہے۔

ایک جہالت کی اصلاح

❀ جاہلوں میں مشہور ہے کہ چچی اور ممانی اور بھتیجے کی بیوی اور بھانجے کی بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہیں' اس لیے سمجھتے ہیں کہ شوہر کے چچا اور ماموں اور اس کے بھتیجے اور بھانجے سے شرعاً پردہ نہیں' یہ سخت جہالت ہے قرآن کریم میں ان عورتوں کو حلال قرار دیا گیا ہے یعنی شوہر کے چچا' ماموں اور بھتیجے' بھانجے کی وفات یا طلاق کے بعد ان کی بیوی سے نکاح جائز ہے۔ دیکھئے جہالت کتنی بری بلا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حلال کی ہوئی عورتوں کو حرام بتا رہے ہیں' اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) خوب یاد رکھیں اور دوسروں تک پہنچائیں کہ شوہر کے چچا اور ماموں اور اس کے بھانجے اور بھتیجے سے پردہ فرض ہے۔

بدنظری حرام ہونے کی چار وجوہات

❀ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف نظر سے کیوں روکا جاتا ہے؟ جبکہ اس میں کوئی ایسا عمل نہیں جس سے کسی چیز میں دخل اندازی ہو اور اسے نقصان پہنچتا ہو' یا زنا ہوتا ہو' صرف دیکھنا ہی تو ہے' جیسا کہ چور جب تک کسی کے مال پر دست درازی نہیں کرتا' اس وقت تک اس پر کوئی گرفت نہیں۔ جواباً عرض ہے کہ حرمت نظر کی چار وجوہات ہیں:

پہلی وجہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کوئی حکم سمجھ میں آئے یا نہ آئے اور اس کی حکمت معلوم ہو سکے یا نہ ہو سکے' بہر حال بندہ پر بلا چون و چرا' اس کی تعمیل فرض ہے' اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے غیر محرم عورت کو دیکھنے سے بہت سختی سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوجَهُمْ ﴾ (سورۂ نور)

اس کے بعد عورتوں کو مستقل خطاب ہے:

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾ (سورۂ نور)

اب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سنیے۔ اس مضمون کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں صرف چند احادیث بیان کرتا ہوں:

❶ نظر شیطان کا زہریلا تیر ہے' جس کی کسی غیر محرم پر نظر پڑی اور اس نے اپنے اللہ کے خوف سے فوراً نظر ہٹا لی اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان کی حلاوت پیدا فرماتے ہیں۔ (رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

❷ جس نے غیر محرم سے نظر پھیر لی اس پر انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت سے نوازتے ہیں' جس کی حلاوت اس کے قلب میں محسوس ہوتی ہے۔ (رواہ احمد والطبرانی)

حضرات فقہاء رحمہم اللہ بھی قرآن کریم اور احادیث طیبہ کے ان ارشادات کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ:

☆ عورت کے مزین لباس کو دیکھنا منع ہے' اس لیے کہ اس سے قلب میں شہوت پیدا ہوتی ہے۔

☆ شیطان کا اثر انسان کے تین اعضاء پر بالترتیب ہوتا ہے' آنکھ' دل' شرمگاہ یعنی نظر سے بھی دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور وہ بدکاری تک پہنچاتی ہے۔

❸ بدنظری آنکھ کا زنا ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

❹ بروز قیامت ہر آنکھ روئے گی مگر جو بدنظری سے بچی اور جو اللہ کی راہ میں جاگی اور جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا۔

(رواہ الاصفہانی بحوالہ الترغیب)

❺ تم چھ چیزوں کی پابندی کرو تو میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں:
① جھوٹ نہ بولو ② امانت میں خیانت نہ کرو ③ وعدہ خلافی نہ کرو ④ آنکھوں کی حفاظت کرو ⑤ ناجائز کاموں سے ہاتھوں کو روک ⑥ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

❻ ایک شخص چلتے چلتے کسی عورت کو دیکھ رہا تھا سامنے دیوار سے ٹکر لگی' ناک ٹوٹ گئی' اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اس وقت تک خون نہیں دھوؤں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کو اپنا یہ قصہ نہیں بتا لیتا۔

چنانچہ اس نے حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا قصہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تیرے گناہ کی سزا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

❼ ایک بار امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں (حدیث مکمل گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں صحابی سے پردے کا حکم دیا حالانکہ وہ نابینا تھے) یہ نفوس مقدسہ جن کے تقدس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دی ہے انکو ایسے پردہ کا حکم دیا جا رہا ہے۔

دوسری وجہ

جس طرح ہاتھ' پاؤں' زبان' کان وغیرہ ظاہری اعضاء کے گناہ ہیں' اسی طرح دل کے بھی بہت سے گناہ ہیں مثلاً کبر' عجب' ریا وغیرہ' اسی طرح غیر محرم عورت کو دیکھے بغیر صرف اس کے تصور سے لذت حاصل کرنا دل کا گناہ ہے' اور دیکھنے میں آنکھ اور دل دونوں کا گناہ ہے۔

تیسری وجہ

جو کام کسی دوسرے حرام کام کا ذریعہ بن سکتا ہو' وہ بھی حرام ہے' نظر سے شہوت پیدا ہوتی ہے' جو بدکاری تک پہنچاتی ہے۔ بعض اوقات درجہ عشق تک پہنچ جاتی ہے' جس سے آخرت کی بربادی کے علاوہ دنیا کی بربادی کے بھی بے شمار واقعات کا مشاہدہ ہو رہا ہے' قرآن کریم کی آیات اور حدیثیں جو اوپر لکھی گئی ہیں ان میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ غیر محرم کو دیکھنے سے بدکاری پیدا ہوتی ہے۔

چوتھی وجہ

عقلی لحاظ سے بھی یہ قاعدہ عین معقول اور پوری دنیا کا مسئلہ ہے کہ جرم تک پہنچنے کا ذریعہ بھی جرم ہے۔ چنانچہ حفاظت مال کے لیے اس کو غیروں سے بچایا جاتا ہے' صرف غیر کی نظر ہی سے نہیں' بلکہ انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو کسی قسم کا علم تک بھی نہ ہو' جب مال کی حفاظت کے لیے اس کو غیر کی نظر سے بلکہ غیر کے علم سے بچانا ضروری سمجھا جاتا ہے تو عزت اور دین کی حفاظت کے لیے یہ کیوں ضروری نہیں ہے؟ غیر کی نظر سے جس قدر مال کی حفاظت ضروری ہے اس سے کئی گنا زیادہ' نظرِ غیر سے عورت کی حفاظت ضروری ہے' جس کی چند وجوہ ہیں:

① عزت اور دین کی حفاظت مال کی حفاظت سے بدرجہا زیادہ ضروری ہے۔

② مال کو چور لے گیا اور پھر وہ واپس مل گیا تو اس میں کوئی نقص نہیں آیا' مگر عورت کو کوئی لے اڑا تو کیا واپسی کے بعد اس کا عیب جاتا رہا؟

③ مال میں خود اڑنے کی صلاحیت نہیں' اس پر کسی کی نظر پڑ جائے تو وہ اپنے اختیار سے خود بھاگ کر اس کے پاس نہیں جا سکتا' مگر عورت بعض اوقات نظر کے اثر سے خود ہی اڑ جاتی ہے۔

پانچویں وجہ

شریعت نے ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے' جو صحت کے لیے مضر ہو' غیر محرم کی طرف دیکھنے سے صحت تباہ ہو جاتی ہے' دل' دماغ اور اعصاب پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ مالیخولیا اور جنون تک کے واقعات کا مشاہدہ ہے' مردوں میں جریان منی' سرعت انزال نامردی اور عورتوں میں سیلان رحم (لیکوریا) اور بانجھ پن جیسے موذی امراض' بے پردگی اور بدنظری کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔

باب : ۶

شیطانی وساوس اور ان کے جوابات

بچپن میں ساتھ رکھنے سے پردہ معاف نہیں ہوتا

بعض خواتین کہتی ہیں کہ ہم نے تو اپنے دیوروں کو بچپن سے پالا ہے اس لیے ہم تو ان کی ماں جیسی ہیں' ان سے کیا پردہ؟ اسی طرح بعض مرد کہتے ہیں کہ فلاں لڑکی تو میری بیٹی کی طرح ہے' یا لڑکی کہتی ہے کہ فلاں شخص تو میرے ابا کی عمر کا ہے' اس سے بھلا کیا پردہ؟

جواب: اس قسم کے خیالات دین سے بے فکری اور جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں' قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے فریب کام نہیں دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے واضح اور صاف صاف احکام لکھ چکا ہوں' کیا رسول اللہ ﷺ امت کی عورتوں کے لیے والد کی طرح نہیں تھے؟ پھر پردہ کا حکم کیوں فرماتے تھے؟ ایسے کھلے احکام میں بہانہ تراشی وہی شخص کرسکتا ہے' جس کا دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور فکر آخرت سے بالکل خالی ہو۔

ع تیرا دل ہی نہ مانے تو بہانے ہزار ہیں

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے انسان کی عقل بھی مسخ ہو جاتی ہے' گناہوں کا وبال عقل پر ایسا پڑتا ہے کہ پھر موٹی سی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی' چنانچہ اسی جہالت کو دیکھ لیں' اگر کسی میں ذرا سی بھی عقل ہو تو وہ کبھی ایسی جہالت کی بات نہیں کہہ سکتا' عقل کا فیصلہ تو یہ ہے کہ جب ان سے نکاح درست ہے تو پردہ کیوں نہیں؟

مگر یہ دغا باز مسلمان ویسے تو کسی کو بیٹی' کسی کو ماں اور کسی کو بہن بنائے رکھتا ہے مگر جب ان میں سے کسی سے شادی کا شوق ہو جائے تو اس کے لیے سب کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی مثالوں سے پردہ معاف ہو جائے تو دنیا میں پردہ کا حکم کہیں بھی نہیں رہے گا' اس لیے کہ ہر مرد عورت میں عمر کے لحاظ سے کسی نہ کسی رشتہ کی مثال موجود ہے۔

عمر کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں آپس میں یا باپ بیٹی جیسے ہوں گے یا ماں بیٹے جیسے' یا بھائی بہن جیسے۔ بس چھپی ہوئی' بات وہی ہے جو لکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں کی عقل کو اندھی کر دیتے ہیں پھر وہ ایسی موٹی بات سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہتی۔

وسوسہ: بوڑھوں سے پردہ کی زیادہ ضرورت نہیں ہے

جب کوئی شخص بوڑھا ہو جائے' تو سمجھتے ہیں کہ اب اس سے پردہ کی ضرورت نہیں۔

جواب: یہ بھی سراسر جہالت ہے۔ کسی عمر میں بھی قطعی طور پر یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ اب اس میں قوتِ باہ بالکل نہیں رہی' بالفرض قوت باہ نہ رہی ہو تو کیا بوس و کنار کی قوت بھی نہیں رہی؟ دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ عملاً بالکل صفر ہونے کے باوجود آخر مرد تو ہوتے ہی ہیں بڑھاپے میں اعصابی کمزوری کی وجہ سے قوتِ ضبط کم ہو جاتی ہے اس لیے اس قسم کے خطرات جوانوں کی بنسبت بوڑھوں سے زیادہ ہیں' اگر کوئی بوڑھا دست درازی نہ بھی کرے تو دل ہی دل میں تو مزا لیتا رہے گا اور یہ کبیرہ گناہ ہے' اور جو عورت اس کے سامنے بے پردہ آئی' چونکہ اس نے اس کو اس کبیرہ گناہ میں مبتلا کیا' اس لیے وہ بھی سخت گناہ گار ہوئی۔ خوب سمجھ لیجئے! بڑھاپے سے صرف عملی قوت ختم ہوتی ہے' دل کی شہوت ختم نہیں ہوتی' بلکہ اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

بوڑھی عورتوں کا پردہ

اسی تفصیل پر بوڑھی عورت کو قیاس کر لیں' عورت خواہ کتنی ہی بوڑھی ہو جائے اور کیسی ہی ناقابل عمل ہو جائے اس کے دل سے شہوت ختم نہیں ہوتی۔ طبی حقیقت یہ ہے کہ عورت کسی عمر میں بھی ناقابل عمل ہرگز نہیں ہو سکتی' اسی لیے حضرات علماء رحمہم اللہ کی دور رس نگاہ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ عورت خواہ کتنی ہی بوڑھی کیوں نہ ہو اس کے لیے بلا محرم سفر کرنا جائز نہیں' کیا عجیب جملہ فرما دیا: لکل ساقط لا قطة ''ہر گری پڑی چیز کو دنیا میں کوئی نہ کوئی اٹھانے والا موجود ہے''۔ قرآن مجید میں سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿والقواعد مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِي لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ

يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍۭ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (۲۴: ٦۰)

اسی آیت سے بوڑھی عورتوں کے لیے صرف اتنی رخصت نکلتی ہے کہ ان پر چہرہ کا پردہ فرض نہیں، اس لیے ان کی طرف کسی غیر محرم مرد کی نظر سے کسی قسم کے فتنہ کا کوئی اندیشہ نہیں، اس کے باوجود ارشاد ہے: غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍۭ بِزِيْنَةٍ یعنی ان کے لیے بھی اپنی زیب و زینت غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں۔

پھر آگے ارشاد ہے: وَاَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ یعنی ان کے لیے بھی چہرہ کی بے پردگی سے پرہیز ہی بہتر ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ جب فتنہ کا کوئی اندیشہ نہ ہونے کی حالت میں یہ احکام ہیں، تو جن مواقع میں فتنہ کا خطرہ ہو، وہاں کیا حکم ہوگا؟

بوڑھی عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں ایک جگہ جمع ہونا، اس کے ساتھ سفر کرنا، اس کے ساتھ بے حجابانہ اختلاط اور بات چیت کرنا، اس کی طرف بلا ضرورت دیکھنا، یہ سب کام حرام ہیں، اس لیے ان میں فتنہ کا خطرہ موجود ہے، جس کی تفصیل ابھی لکھ چکا ہوں۔

وسوسہ: نامحرم کی طرف دلی رغبت بھی حرام کیوں ہے؟

اس مسئلہ پر کہ دل کی رغبت پر بھی مواخذہ ہے، شاید کسی کو اشکال ہوا ہو کہ دل کی رغبت تو غیر اختیاری ہے، اس پر مواخذہ اور عذاب کیوں؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ دل کی رغبت اسباب و مقدمات اختیاری ہیں، اس لیے یہ رغبت بھی اختیاری ہی کے حکم میں ہے، دل کی شہوت کے اسباب و مقدمات جو اختیاری ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

① غیر محرم کو قصداً دیکھنا۔

② غیر محرم پر ابتداً غیر ارادی نظر پڑی مگر نظر کو فوراً ہٹایا نہیں بلکہ قصداً دیکھتا رہا۔

③ غیر ارادی نظر کو فوراً ہٹا لیا مگر دل میں اس کے خیال کو قائم رکھا، یعنی قصداً سوچتا رہا۔

④ بغیر دیکھے غائبانہ ہی غیر محرم کا تصور قصداً دل میں لا کر اس سے لذت حاصل کر رہا ہے۔ یہ چاروں چیزیں اختیاری ہیں اس لیے حرام ہیں۔

البتہ اگر کسی غیر محرم پر غیر ارادی طور پر اچانک نظر پڑ گئی اور اس کو فوراً ہٹا لیا' اس کے باوجود غیر اختیاری طور پر اس کا اثر دل پر ہو گیا اسے قصداً دل میں بٹھایا نہیں اور اپنے اختیار سے نہیں سوچ رہا بلکہ گندے خیال کو دل سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے' اس پر کوئی مواخذہ نہیں' خواہ یہ خیال آ کر فوراً نکل جائے یا بلا اختیار بار بار کھٹکتا رہے' دونوں صورتوں میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اس کو قصداً نہ سوچے۔

وسوسہ: بزرگوں سے پردہ کی ضرورت نہیں ہے

بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ بزرگوں سے بالخصوص اپنے پیر اور مدرسے اور سکول کے استاد سے پردہ کی ضرورت نہیں' شاید یہ لوگ انہیں "نامرد" سمجھتے ہیں۔ یہ بہت سخت جہالت ہے' بزرگوں میں تو لطافتِ مزاج کی وجہ سے شہوت اور بھی زیادہ تیز ہوتی ہے اور عفت کی وجہ سے قوت باہ بھی بہت زیادہ ہوتی ہے' البتہ ان میں نفس پر ضبط رکھنے کی ہمت ہوتی ہے' ان کے باوجود اس کے سامنے بے پردہ جانے میں چار گناہ ہیں:

جواب: ① شریعت کے حکم کی مخالفت' میں پہلے بتا چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی خواتین کو پردہ کرنے کا حکم تھا' خواتین بھی کیسی؟ صحابیات رضی اللہ عنہن' کیا کوئی بزرگ رسول اللہ ﷺ سے بھی بلند مقام پر پہنچ سکتا ہے؟

② قصداً شہوت انگیزی کے مواقع فراہم کرنا' یہ حقیقت بتا چکا ہوں کہ بزرگوں میں دوسروں سے زیادہ شہوت ہوتی ہے۔

③ بے پردہ سامنے جانے والی عورت کے دل میں رغبت پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

④ بعض اوقات یہ رغبت ابتلاء کا سبب بن جاتی ہے' بالخصوص یہ عذاب ان لوگوں پر آتا ہے جو اپنے نفس کو خطرہ سے محفوظ سمجھتے ہیں' یہ حقیقت بھی خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ جو بزرگ یا پیر عام عورتوں یا خاص مریدنیوں کو بے پردہ سامنے آنے سے نہیں روکتا' وہ بزرگ اور متقی' پرہیز گار استاد ہرگز نہیں ہو

سکتا، درحقیقت وہ بزرگ اور استاد کی صورت میں ''بھیڑیا'' ہے۔

وسوسہ: مدت تک بے پردہ رہنے سے......

بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں سے مدت تک پردہ نہیں کیا، ان کے سامنے آتے رہے، وہ ہماری شکل وصورت کو خوب اچھی طرح دیکھ چکے ہیں، اب ان سے پردہ کرنے کا کیا فائدہ؟

یا کہتی ہیں کہ جوانی میں تو پردہ کیا نہیں، اب بڑھاپے میں کیا پردہ کریں؟

جواب یہ بھی بے سمجھی کی بات ہے، اگر کوئی سالہا سال کسی گناہ میں مبتلا رہے تو وہ گناہ اس کے لیے حلال نہیں ہو جاتا بلکہ اس پر تو فرض ہے کہ اور بھی زیادہ توجہ سے مالک کے سامنے خوب گڑگڑا کر توبہ کرے، ساری عمر گناہوں میں گزار دی تو اب بڑھاپے میں جبکہ قبر میں پہنچنے والے ہیں، حساب وکتاب بہت قریب ہے، بہت جلد ہی مالک کے سامنے پیشی ہونے والی ہے، اب تو توبہ کرلو۔

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

وسوسہ: اچانک نظر پڑ جانے سے پردہ معاف ہو جاتا ہے

بعض خواتین کہتی ہیں کہ فلاں رشتہ دار کی کئی بار مجھ پر اچانک نظر پڑ گئی ہے، اب اس سے پردہ کا کیا فائدہ؟

جواب یہ تو بڑی حماقت ہے، اگر کسی کے سامنے اچانک ستر کھل جائے تو کیا کوئی احمق سے احمق عورت بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتی ہے کہ اب اس سے ستر چھپانے کی ضرورت نہیں، اس لیے اس کے سامنے ننگی پھرتی رہے۔ بلا قصد غیر اختیاری طور پر کوئی غلطی ہو جانے کے بعد اپنے اختیار سے قصداً وہ گناہ کرنا جائز نہیں، بلکہ پہلے بتا چکا ہوں کہ اگر قصداً بھی کسی نگاہ میں ابتلاء رہا اور سالہا سال اس گناہ میں مبتلا رہے، تو بھی یہ گناہ حلال نہیں ہوتا، بلکہ اس سے توبہ کرنے کی فکر تو بہت زیادہ ہونی چاہیے۔

باب : 7

شرعی پردہ بہت آسان ہے

شرعی پردہ کے لیے الگ مکان ضروری نہیں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کئی بھائی یا بہت رشتہ دار ایک ساتھ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں' الگ مکان لینے کی گنجائش نہیں اس لیے پردہ مشکل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شرعی پردہ کے لیے الگ مکان لینے کی کوئی ضرورت نہیں' شریعت بہت آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر بہت وسیع ہے' وہ بندوں کو تکلیف اور تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے' بلکہ راحت و سہولت میں رکھنا چاہتے ہیں' شرعی پردہ کے بارے میں ان کی دی ہوئی سہولتوں اور کرم نوازی کی تفصیل سنیں۔

❀ رحمت ہی رحمت ہے' رحمت ہی رحمت' سراپا رحمت اگر کسی کے دل میں ذرا بھر بھی احساس ہو تو اس رحیم و کریم کی مہربانیوں' کرم نوازیوں اور احکام میں دی ہوئی سہولتوں پر قربان ہو جائے اور مر مٹنے کے لیے بیتاب ہو جائے'

دعا ہے مولیٰ کی بارگاہ میں

یا اللہ! تو سب کے دلوں کو احساس اور اپنی ایسی محبت سے منور فرما! شکر نعمت سے معمور فرما! ناقدری اور ناشکری سے حفاظت فرما! تیری وہ رحمت جس کی وجہ سے تو نے ایسے آسان احکام دیئے' اسی رحمت کے صدقہ سے تجھ سے شکر نعمت کی توفیق حسب کرتے ہیں' سب دلوں پر اپنی وہی رحمت نازل فرما!

شرعی پردہ کا آسان طریقہ

اب رب کریم کی کرم نوازی اور رحمت کی تفصیل سنیئے: ایسے حالات میں خواتین ذرا ہوشیار رہیں' جہاں غیر محرم ہوں وہاں ان کے سامنے آنے اور بے پردگی کے مواقع سے حتی الامکان بچیں' لباس میں احتیاط رکھیں' بالخصوص سر پر دوپٹہ رکھنے کا اہتمام

رکھیں۔ مرد آمد و رفت کے وقت ذرا ''کھنکار'' کر خواتین کو پردہ کی طرف متوجہ کر دیں' بعض خواتین شکایت کرتی ہیں کہ ان کے غیر محرم رشتہ دار سمجھانے کے باوجود گھر میں کھنکار کر آنے کی احتیاط نہیں کرتے' اچانک سامنے آ جاتے ہیں' آمد و رفت کا یہ سلسلہ ہر وقت چلتا ہی رہتا ہے' ان سے پردہ کرنے میں ہمیں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ ایسے حالات میں خواتین جتنی احتیاط ہو سکے کریں' اسے جہاد سمجھیں' جتنی زیادہ مشقت برداشت کریں گی' اتنا اجر زیادہ ہو گا۔

❀ غیر محرم کی آمد پر خواتین اپنا رخ دوسری جانب کر لیں۔ اگر رخ دوسری جانب نہ کر سکیں' تو سر سے دوپٹہ سرکا کر چہرہ پر لٹکا لیں۔ بلا ضرورت شدیدہ غیر محرم سے بات نہ کریں۔ کسی غیر محرم کی موجودگی میں خواتین آپس میں یا اپنے محارم کے ساتھ بے حجابانہ بے تکلفی کی باتوں اور ہنسی مذاق سے پرہیزی کریں۔ ان احتیاطوں کے باوجود' اگر کبھی اچانک کسی غیر محرم کی نظر پڑ جائے تو معاف ہے' بلکہ اس طرح بار بار بھی نظر پڑتی رہے' ہزار بار اچانک سامنا ہو جائے تو بھی سب معاف ہے' کوئی گناہ نہیں' اس سے پریشان نہ ہوں' جو کچھ اپنے اختیار میں ہے' اس میں ہرگز غفلت نہ کریں اور جو اختیار سے باہر ہے' اس کے لیے پریشان نہ ہوں' اس لیے کہ اس پر کوئی گرفت نہیں' ہزاروں بار بھی غیر اختیاری طور پر ہو جائے تو بھی معاف' وہاں تو معافی ہی معافی ہے۔

❀ دیکھیے رب کریم کا کتنا بڑا اکرم ہے' مگر ان کی اس مہربانی اور معافی کو سن کر نڈر اور بے خوف نہ ہو جائیں' جس حد تک احتیاط ہو سکتی ہے' اس میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں' ورنہ خوب سمجھ لیں کہ جس طرح وہ رب کریم شکر گزار اور فرمانبردار بندوں پر بہت مہربان ہے' اسی طرح ناقدروں' ناشکروں اور نافرمانوں پر اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

❀ ہمارے ایک محترم استاد فرماتے تھے کہ ہم پانچ بھائی ہیں' بعض اوقات رمضان المبارک کا مہینہ والدین کے ساتھ گزارنے کے لیے سب بھائی بیوی بچوں سمیت والدین کے ساتھ ایک ہی مکان میں ایک دو مہینے گزارتے ہیں' مگر بحمد اللہ تعالیٰ

مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف سے احتیاط کی برکت سے کبھی اچانک نظر پڑنے کا بھی کوئی واقعہ پیش نہیں آیا' اور شریعت کے اس حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو بھی کبھی کسی قسم کی بھی کوئی تنگی اور تکلیف قطعاً محسوس نہیں ہوئی' رحمت ہی رحمت اور مسرت ہی مسرت سے وقت گزرتا رہا' اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنا یہ قصہ اس لیے بتایا ہے کہ جو تدبیریں میں نے اکٹھے رہنے کی صورت میں بتائی ہیں' وہ صرف خیالی نہیں' بلکہ ہم خود ان کی نافعیت کا تجربہ کر چکے ہیں' اپنے اوپر آزمانے کے بعد آپ کو بتا رہا ہوں۔

مردوں کو بھی احتیاط رکھنا چاہیے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم رشتہ داروں کے ہاں جاتے ہیں' تو ہمارے کہنے کے باوجود غیر محرم رشتہ دار عورتیں ہمارے سامنے آ جاتی ہیں' ہم سے پردہ نہیں کرتیں۔ یہ حضرات پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ پردہ عورت پر فرض ہے مرد پر فرض نہیں' اس لیے اگر عورتیں بے پردہ سامنے آتی ہیں تو وہ عورتیں گناہ گار ہیں' مرد پر کوئی گناہ نہیں۔

ایسی صورت میں ان ہدایات پر عمل کریں۔

❀ اپنی نظر نیچی رکھیں۔ بلا ضرورت غیر محرم عورت سے بات نہ کریں۔ ایسے مواقع پر پردہ کی اہمیت بیان کیا کریں' اس میں ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ آپ نے اپنا فرضِ تبلیغ ادا کر دیا' دوسرا فائدہ یہ کہ شاید ان عورتوں کو آپ کی تبلیغ سے ہدایت ہو جائے' تو آئندہ کے لیے ان گھروں میں آپ کی آمد و رفت میں سہولت ہو جائے گی' آپ کے سامنے غیر محرم عورتیں نہیں آئیں گی' خدانخواستہ ان کو ہدایت نہ بھی ہوئی تو کم از کم اتنا فائدہ تو ہوگا ہی کہ آپ کے سامنے آنے سے شرمائیں گی۔

❀ انسان کا طبعی خاصہ ہے کہ وہ غیر کے سامنے ایسی حالت میں جانے سے شرماتا ہے جو اس غیر کو ناپسند ہو' بہت سی عورتیں' عوام بلکہ فساق و فجار تک سے پردہ نہیں کرتیں مگر علماء و صلحاء سے پردہ کرتی ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء و صلحاء بے پردگی کو برا سمجھتے ہیں' اس لیے یہ عورتیں ان کے سامنے بے پردہ آنے سے شرماتی ہیں' آپ اپنے

قول وفعل سے یہ ثابت کر دیں کہ آپ بے پردگی کو برا سمجھتے ہیں تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ غیر محرم عورتیں آپ کے سامنے آنا چھوڑ دیں گی' یہ نسخہ بہت مجرب ہے میں نے کئی لوگوں کو بتایا انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کو غیر محرم عورتوں سے نجات مل گئی۔

گھر میں ''شرعی پردہ'' کروانے کے طریقے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم گھر میں پردہ کروانا چاہتے ہیں' اس سلسلے میں بہت کوشش اور تبلیغ کرتے ہیں' مگر کوئی اثر نہیں ہوتا' بیوی پردہ نہیں کرتی' اس حالت میں ہم سخت گناہ گار ہو رہے ہیں کیا کریں؟

ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ میں مسجد میں امام ہوں میری بیوی غیر محرم قریبی رشتہ داروں سے پردہ نہیں کرتی' سمجھانے کے باوجود باز نہیں آتی' بے پردگی کی وجہ سے میں فاسق ہوں اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے' اب میں کیا کروں' کیا امامت چھوڑ دوں؟

ایسی حالت میں شرعی احکام یہ ہیں:

❶ اپنے اعمال درست کرنے کی فکر کریں' اپنا ظاہر و باطن شریعت کے مطابق بنانے کی کوشش کریں' جب انسان خود نیک ہوتا ہے تو دوسروں پر اس کی بات اثر کرتی ہے بلکہ لوگ اس کے عمل ہی سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

❷ اپنی خواہشات نفسانیہ اور دنیوی کاموں میں بیوی پر ناراض نہ ہوں اور سختی نہ کریں' ورنہ وہ سمجھے گی کہ دینی کاموں میں آپ کی ناراضی بھی آپ کی افتاد طبع ہی ہے' دین کو تو صرف غصہ نکالنے کا بہانہ بنا رکھا ہے۔

❸ بیوی کے لیے ہدایت کی دعاء کریں' نرمی اور محبت سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں۔

❺ روزانہ بلا ناغہ تھوڑی سی دیر کے لیے کوئی ایسی کتاب پڑھ کر سنایا کریں جس سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آخرت کی فکر پیدا ہو' جیسے ''حکایات صحابہؓ'' وغیرہ' زبانی بتانے کی بجائے کتاب پڑھ کر سنایا کریں' اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے' اس کی کئی وجوہ ہیں:

پڑھ کر سنانا کیوں مفید رہتا ہے......؟

① قدرتی طور پر انسان کی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے کہ اس پر اپنے ساتھیوں کی بات کا اثر بہت کم ہوتا ہے' بالخصوص میاں بیوی کا آپس کا تعلق ہے کہ یہ ایک دوسرے کی نصیحت کی طرف بہت کم التفات کرتے ہیں' اغیار بالخصوص اکابر اور ان سے بھی بڑھ کر گزشتہ زمانہ کے بزرگوں کی باتوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

② کتاب میں اس کے مصنف کی للّٰہیت اور اخلاص کا اثر ہوتا ہے۔

③ کتاب پڑھنے میں کسی بات کی نسبت پڑھنے والے کی طرف نہیں ہوتی' بلکہ ہر بات کی نسبت کتاب کے مصنف کی طرف ہوتی ہے' اس لیے اس میں اپنے نفس کی آمیزش سے حفاظت نسبتاً آسان ہے۔

④ کتاب پڑھ کر سنانے میں وقت کم خرچ ہوتا ہے' زبانی بتانے میں بات لمبی ہو جاتی ہے' جس سے سننے والے کی طبیعت اکتا جاتی ہے۔

⑤ اگر سختی کا تحمل ہو تو بقدر ضرورت سختی سے کام لے' مگر خوب سوچ کر' پہلے خوب سمجھ لیں کہ اگر سختی کرنے سے بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی یا گھر ہی میں رہ کر وبال جان بن گئی تو آپ ان حالات کا تحمل کر سکیں گے؟...... اگر خدانخواستہ پریشان ہو کر آپ نے بیوی کی خوشامد کی تو کیا عزت رہی؟ ......اپنی عزت برباد کرنے کے علاوہ دوسرا نقصان یہ کہ آئندہ کے لیے بیوی ہر معاملہ میں سر پر چڑھ کر ناچے گی' اس لیے بلا سوچے سمجھے کوئی سخت اقدام ہرگز نہ کریں۔

اگر نرمی' گرمی کسی تدبیر سے بھی بیوی ہدایت پر نہیں آتی تو شوہر پر کوئی گناہ نہیں' بشرطیکہ جو ہدایات بتا چکا ہوں' ان میں کسی میں غفلت نہ کرے' اپنا اختیار پورے طور پر استعمال کرے' اس پر صرف یہی فرض ہے' آگے ہدایت اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے' شوہر کے اختیار میں نہیں' اس لیے ہر ممکن کوشش کے باوجود بیوی پردہ نہ کرے' تو شوہر پر کوئی گناہ نہیں۔ بے پردہ بیوی کو طلاق دینا بھی ضروری نہیں' یہ بھی خیال رہے کہ بے پردہ

بیوی کو گھر میں رکھنے کی اجازت جو بتائی ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے بعد اس کی بے دینی کا علم ہوا' یا علم تو شادی سے پہلے سے تھا مگر اس وقت خود اپنے اندر ہی آخرت کی فکر نہ تھی' بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو پردہ کی فکر پیدا ہوئی' مقصد یہ ہے کہ ابتداءً بے پردہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں' البتہ شادی کے بعد ایسا ابتلاء پیش آیا تو مجبوری کے تحت اس پر صبر کرنا جائز ہے۔

جن مردوں سے چہرہ اور زینت چھپانا فرض ہے

آخر میں ان رشتہ داروں کی فہرست پڑھ لیجیے جن سے پردہ فرض ہے' مگر دین داری کے بلند دعوے کرنے والے لوگ بھی اس کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں' بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس بارہ میں اللہ ورسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کی اعلانیہ بغاوت کر رہے ہیں۔
۱ چچا زاد ۲ پھوپھی زاد ۳ ماموں زاد ۴ خالہ زاد ۵ دیور ۶ جیٹھ ۷ بہنوئی ۸ نندوئی ۹ پھوپھا ۱۰ خالو ۱۱ شوہر کا چچا ۱۲ شوہر کا ماموں ۱۳ شوہر کا پھوپھا ۱۴ شوہر کا خالو ۱۵ شوہر کا بھتیجا ۱۶ شوہر کا بھانجا۔

ان مردوں سے کیا چھپانا ہے؟ دیکھئے اسی کتاب میں آیت نمبر ۴ کی تشریح)

پڑھنے والی بہنوں/ اور بھائیوں سے دعاؤں کی درخواست ہے اور آپ سب کے لیے میری دعا ہے کہ آپ کے گھروں میں پردے کا رواج عام ہو جائے۔ میں نے خود اس شرعی حکم کے بے شمار فوائد دیکھے ہیں اور بڑے بڑے فتنوں سے بچا ہوں۔

آپ کا بھائی

محمد اسلم زاہد

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ

ہماری دیگر مطبوعات